http://www.rehmani.net

بہارِ شباب

مبلغ اسلام

شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد

http://www.rehmani.net

مبلغ اسلام

مبلغ اسلام حضرت شاہ عبدالعلیم صدیقی برصغیر کے وہ واحد عالم دین تھے جنہوں نے پوری دُنیا میں اسلام کے نظریہ حیات کی تبلیغ کی۔ آپ 3 اپریل 1892ء کو میرٹھ میں پیدا ہوئے، چار سال کی عمر میں قرآن پاک پڑھ کر اُردو، فارسی اور عربی کی تعلیم والدمکرم سے شروع کی اور جامعہ قومیہ میرٹھ سے درس نظامی کی سند حاصل کی جبکہ آپ کی عمر سولہ سال تھی آپ کو ابتداء ہی سے تبلیغ اسلام کا شوق دامن گیر تھا اس مشن کی تکمیل کیلئے آپ نے جدید علوم وفنون حاصل کرنا شروع کئے۔ اٹاوہ ہائی سکول سے میٹرک اردو ڈویژنل کالج میرٹھ سے 1917ء میں بی اے کیا۔ اسی دَوران آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور اجازت وخلافت سے سرفراز ہوئے اور انہیں کے ایما پر تبلیغ اسلام کو زِندگی کا مقصد بنالیا اور ان کی علمی شخصیت کے بارے میں امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے فرمایا ؎

عبد علیم کے علم کو سن کر　　جہل کی بہل بھگاتے یہ ہیں

(الاستمداد)

آپ بلند پایہ عالم شعلہ وشبنم خطیب، عظیم مفکر اسلام اور بے نظر مبلغ اسلام تھے۔آپ کے ہاتھ پر پچاس ہزار سے زائد کا فراور بالخصوص بورنیو کی شہزادی، ماریشس جنوبی افریقہ کے گورنر مروات اور ڈینی ڈاڈ کی وزیر نے اسلام قبول کیا۔ حضرت مبلغ اسلام نے لوح وقلم سے بھی تبلیغ انجام دی۔ مندرجہ ذیل کتب علمیہ آپ کی یادگار ہیں:۔

(۱) ذکرحبیب (۲) کتاب تصوف (۳) بہارِشباب (٤) احکام رمضان (٥) اسلام کی ابتدائی تعلیمات (٦) اسلام کے اصول (۷) اسلام اوراشتراکیت (۸) مسائل انسانی کا حل (۹) اسلام میں عورت کے حقوق (۱۰) مکالمہ جارج برنارڈ مرزائی حقیقت کا اِظہار انگریزی میں ہے (تذکرہ اکابر اہلسنّت) 7 اپریل 1935ء کو جنوبی افریقہ میں مشہور ڈرامہ نویس وفلاسفر برنارڈ شا سے ملاقات ہوئی آپ نے برنارڈ کے تندوتیز سوالات کے جوابات اس انداز سے دیئے کہ اسے یہ کہنا پڑا کہ آئندہ سو سال بعد دنیا کا مذہب اسلام ہی ہوگا آپ کی گفتگو A Shavian And A Theolgian کے نام سے شائع ہوئی۔

http://www.rehmani.net

دنیا کی مشہور شخصیات جن میں قائداعظم (پاکستان) اخوان المسلمین کے رہنما حسن البناء (مصر) مفتی اعظم سید امین الحسینی (فلسطین) کولمبو کے جسٹس ایم ٹی اکبر، سنگاپور کے ایس این وت شامل ہیں، آپ کی علمی شخصیت سے متاثر تھیں۔

پاک و ہند میں آپ کو سفیر اسلام مدینہ منورہ میں آپ کو **الطبیب الہندی** اور دنیا میں **مبلغ اسلام** کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے تحریک خلافت، شدھی تحریک اور تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ پاک و ہند میں ہی نہیں بلاد اسلامیہ اور عالم کفر میں کانگریس کے مسلم نما کافروں سے مناظرے کیئے اور ہر میدان کارزار میں شکست دی۔ قیام پاکستان کے بعد پہلی نمازِ عید قائداعظم نے آپ ہی کی اقتداء میں ادا کی۔ قائداعظم کی وفات سے کچھ عرصہ قبل عالمی دورے سے واپسی پر کراچی میں عظیم کانفرنس منعقد کی گئی جس میں سندھ پنجاب اور مشرقی پاکستان کے علماء و مشائخ نے شرکت کی اس کانفرنس میں پاکستان کیلئے آئین اسلامی کا مکمل دستوری مسودہ تیار کیا گیا۔ علماء نے تائیدی نوٹ لکھنے کے بعد حضرت مبلغ اسلام کی قیادت میں قائداعظم کو اسلامی آئین کا مسودہ پیش کیا قائداعظم نے یقین دلایا کہ اِن شاءَ اللہ تعالیٰ قومی اسمبلی کے منظور کرنے پر بہت جلد یہ آئین نافذ کردیا جائے گا مگر افسوس قائداعظم کی زندگی نے وفا نہ کی اور یہ عظیم کارنامہ ساحل پر پہنچ کر تشنہ لب رہ گیا حضرت مبلغ اسلام نے 1374ھ 1954ء میں وصال فرمایا اور شہر کرم مدینہ منورہ میں جنت البقیع میں زیر خاک پنہاں ہوئے۔

محمد کاشف رضا لاہور

http://www.rehmani.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مقدمہ

قدرت نے انسان کو جس قدر بھی قوتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے ہر ایک کا طریق استعمال بھی بتادیا گیا اس قسم کی تعلیم اگر چہ فطرتاً جانوروں کو بھی دی گئی مگر انسان اور جانوروں کی تعلیم میں ایک خاص فرق یہ ہے کہ انسان کو نئی نئی باتیں پیدا کرنے اور اپنی قوت کو ترقی دینے کا کمال بھی عطا کیا اس کے بالمقابل جانوروں میں ابھی اس کا تجربہ نہیں ہوا کہ خود بخود بغیر کسی انسان کے سدھائے اپنی قوت کے کارناموں کو ترقی دینے میں مشغول ہیں یا نہیں۔

آج دعویٰ کیا جارہا ہے کہ عالم انسانیت ترقی کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے معراج کمال پر پہنچ چکا ہے دماغ کی فہم وفراست، فلسفہ ومعقول کی موشگافیوں اور علوم مادیہ میں کیمسٹری وغیرہ نت نئی تحقیقات کی شکل کی ترقی کرتے ہوئے نئی نئی باتیں سوچنے اور جدید صحیح طریقہ نکالنے میں کامیابی کے زینہ پر فائز ہوجاتی ہے بلکہ ہیئت کی کارگزاریوں پر نظر ڈالئے تو آسمان تک کے قلابے ملاتی ہے، آلات ظاہری کو دیکھئے تو ہاتھ جس قدر کام آج سے دوسو برس پہلے کر سکتے تھے آج مشینوں اور کلوں کے ذریعہ اس سے ہزار گنا انجام دے رہے ہیں...... پیر، برسوں میں جس فاصلہ کو بہت مشکل سے طے کر سکتے تھے آج ریلوں اور موٹروں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ اسے منٹوں میں طے کیا جارہا ہے...... کان جس قدر پہلے سن سکتے تھے آج اس سے ہزاروں بلکہ لاکھوں کروڑوں درجہ زیادہ ٹیلی فون ٹیلی گراف اور وائرلیس کے ذریعہ سن رہے ہیں آج دوربینوں کے ذریعے ہزاروں میل دور کی چیزیں دیکھ رہی ہیں، لیکن اس مخصوص قوت کی طرف غور کے ساتھ دیکھا جائے جس پر انسانی نسل کے باقی رہنے اور اولاد پیدا ہونے کا دارومدار ہے تو ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس میں بجائے ترقی، تنزل اور بجائے زیادتی روز بروز کمی ہی ہوتی چلی جاتی ہے ممکن ہے کہ بے سوچے سمجھے کوئی صاحب اس دعوے کو رد کرنے کی جرأت فرمائیں اور جواب میں اس قسم کی دلیلیں لائیں کہ انسانی مردم شماری اس قسم کی دلیل قوی ہے کہ اس مخصوص قوت کے اثرات میں بھی زیادتی ہے نہ کہ کمی، نیز نئی نئی مقوی ادویہ بھی اس قوت کے باقی رکھنے اور سنبھالنے کیلئے ایجاد کی جارہی ہیں لیکن ان دونوں شبہوں کا جواب معمولی غور سے خود بخود سامنے آجاتا ہے کہ محض تعداد میں زیادتی ترقی پر دلالت کرنے والی نہیں ہوسکتی۔ صحیح نتیجہ تناسب پر نظر کرنے کے بعد نکالا جاسکتا ہے مثلاً آج سے دوسو برس پہلے اگر ایک لاکھ کی آبادی میں دس برس کے اندر پچاس ہزار قوی ہیکل، صحیح وتندرست انسانوں میں اضافہ ہوتا تھا تو آج اضافہ تو نہیں ہے مگر ایک لاکھ میں زیادہ سے زیادہ بیس پچیس ہزار، وہ بھی کمزور، بیمار منحنی انسانوں کا، پس انصاف سے دیکھئے کہ اس کو اضافہ کہا جائے گا یا کمی، امراض کی زیادتی اعضائے رئیسہ کی کمزوری اور تعداد میں اس نسبت سے

http://www.rehmani.net
جو فطرتاً ہونی چاہئے تھی کمی، یہ ثابت کر رہی ہے کہ اس مادہ تولید یا قوت مخصوص کو نہ صرف یہ کہ ترقی دینے کی کوشش نہیں کی گئی بلکہ اس کی حفاظت بھی جیسا کہ ہونی چاہئے تھی ویسی نہیں کی جا رہی ہے ورنہ یہ صورتیں پیدا نہ ہوتیں ایک دانہ اگر وقت پر صحیح طور سے زمین کو عمدگی کے ساتھ بنا کر قاعدہ کے مطابق ڈھالا جائے نیز وقت پر پانی بھی دیا جائے تو قوی اُمید ہے کہ وہ فصل پر بہت سے دانے لائے، لیکن اگر وہی ایک دانہ بے وقت نکمی زمین پر پھینک دیا جائے اور اس کی غور و پرداخت مطلق نہ کی جائے تو نتیجہ ظاہر کہ نہ پودا اُگنے کی امید، اگر اگا بھی تو بالیں نکلنا مشکل، بالیں نکلیں بھی تو دانے خاطر خواہ آنے دشوار، یہی حال انسانی بیج کا بھی ہے جس کے بے موقع نکمی زمینوں پر پھینک دینے یا ویسے ہی برباد کئے جانے کے سبب روز بروز ترقی انسانی پیداوار نقصانات کا ہی شکار ہوتی جا رہی ہے ڈاکٹروں کی کمی نہیں داؤں کی بھی افراط ہے۔ معالجات کی طرف بھی لوگوں کو التفات مگر علاج و دوا کی بالکل ویسی ہی حالت جیسے پھٹے ہوئے کپڑے میں پرانا پیوند لگا کر وقت گزارنا، یا مشین کے گھسے ہوئے پرزوں میں تیل ڈال کر چند روز کام نکالنا ضرورت اور سب سے زیادہ ضرورت ہے کہ انسانی ہمدرد کا ایک شمہ بھی اپنے قلب میں رکھنے والے افراد اس اصل جوہر کی حفاظت کی خاطر توجہ کریں اور اس کے صحیح استعمال کی تدابیر سامنے لائیں۔

واحفظ منيك ما استطعت فانه　　ملاء الحيوته يراق فى الارحام

میں اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر میرے پاس ایک سو نوجوان مرد و عورت مریض آتے ہیں تو میں ان میں پچانوے کو اسی مادے کی ضعف اور خرابی کے امراض میں مبتلا پاتا ہوں کشتہ طلا بیشک اس وقت کو بڑھائے بعض معجونین اور فولاد کی مختلف ترکیبیں یقیناً قوت پہنچائیں اور اس طرح ٹوٹی ہوئی کمر کو کچھ سہارا دے دیا جائے، اصلی فطرتی قوت کے جانے پر خراب ہو جانے کے بعد دوائیں زیادہ سے زیادہ چند روز انتظام کر دیں وہ بھی بشرطیکہ نقصان اس حد تک نہ پہنچا ہو کہ مریض کو ناقابل علاج بنائے لیکن اس معاملہ میں انسانی نسل کی اصل خدمت نہ دواؤں کی ایجاد ہو سکتی ہے نہ بجلی کے آلات سے بلکہ انسانی زندگی کے اس دَور میں جب کہ انسان اس قوت مخصوص کے استعمال پر خواہ وہ بجا ہو یا بے جا بدحواس ہو جاتا ہے اور الشباب شعبة من الجنون جوانی دیوانی کا منظر سامنے آتا ہے ایک سمجھدار حکیم کی بہترین خدمت یہ ہے کہ وہ دانائی کے ساتھ اچھے طریق پر ایک طرف طبی اصول سے اور دوسری جانب اخلاقی طور پر ان اُبھرتی ہوئی امنگوں اور بڑھتے ہوئے شوق والے نوجوان کو ٹھیک راستہ پر لگائے، اُبلتے ہوئے چشمے کے لئے اگر ایک گھیرا بنا دیا جائے تو پانی محفوظ ہو جائے گا اور عالم اس کے فیض سے سیراب، ورنہ پانی پھیل کر ضائع ہو جائے گا کوئی بھی نفع نہ اٹھائے گا دریا کی روانی زور شور کے ساتھ جاری اگر صحیح راہ پر لگا دیا جائے، ٹھیک راستہ اس کیلئے بنا دیا جائے، وہی پانی زمین کے ایک بڑے خطہ کی سرسبزی کا موجب ہوگا، ورنہ وہی دریا کا چڑھاؤ بہت سی آبادیوں کو ڈبونے اور برباد کرنے والا نظر آئے گا۔

http://www.rehmani.net

آج کھیتی کی سرسبزی کیلئے نہریں بنانے کی فکر، مشینوں کے ذریعہ نئے نئے چشمے نکالنے میں انہماک مگر انسانی زندگی کے سرچشمہ کی روانی کو اس بے دردی کے ساتھ برباد ہوتے دیکھ کر بھی کسی شخص کو اتنا خیال تک نہیں آتا کہ اس کی دیکھ بھال کی جائے۔

محکمہ حفظان صحت، طاعون اور ہیضہ کے کیڑوں کو مارنے اور چیچک کا ٹیکہ لگانے میں اس درجہ سرگرم کار کہ ہر ہر میونسپلٹی اس پر لاکھوں روپیہ صَرف کرنے کو تیار، پھر ہر حکومت کے پاس اس شعبہ میں کام کا انبار، مگر کیا کسی میونسپلٹی اور حکومت نے اس طرف بھی توجہ کی کہ اس مادہ مخصوص کی بربادی اور اس کے بے جا استعمال کے سبب جو زبردست خرابی قوموں اور نسلوں کی غارت گری کر رہی ہے اس کے انسداد کیلئے بھی کوئی صورت اختیار کی جائے آج کتنے ناپاک متعدی امراض ہیں جو اسی مادہ کے غلط استعمال کے سبب ملکوں کو تباہ کر رہے ہیں اور انسانی نسل کو زبردست نقصان پہنچا رہے ہیں، مگر حکومت کے مشیر اس طرف سے غافل اور رہبران ملت اس کام کیلئے کاہل پہلو میں دل اور دل میں سچا دردِ ملی رکھنے والا انسان قوم و ملک کے نوجوان کی اس بربادی کو دیکھ کر خون کے آنسو روتا ہے۔ اس تالیف میں آپ کو وہی خون کے قطرے ملیں گے اور میں نے نوجوانوں کی خدمت کیلئے یہ پہلا قدم اٹھایا ہے جس کے اثرات ان صفحات پر آپ کی نظر کے سامنے آئیں گے۔ یہ کوک شاستر نہیں ہے جو استعمال مادہ مخصوص کیلئے مختلف آسن بتائے، قرابادین یا بہشتی زیور کا گیارہواں حصہ نہیں جو مقوی و مغلظ و ممسک نسخہ سکھائے، اشتہار بازوں کا اشتہار نہیں جو مردہ زندہ ہوگیا کی سرخی دکھاتے ہوئے حبوب و معاجین کی چاشنی چکھائے، بلکہ ایک درد بھرے دل کا محبت بھرا پیغام ہے نوجوانان ملت کے نام۔

کاش مالک عالم لفظوں میں اثر دے، طرزِ بیان کو شستہ و پاکیزہ رکھے جو دل میں گھر کرنے والا، بھولے ہوؤں کو رستہ بتانے والا اور بھٹکنے والوں کو صحیح راہ پر لگانے والا ثابت ہو۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب

محمد عبد العلیم الصدیقی القادری میرٹھی

http://www.rehmani.net

شباب یا جوانی

انسانی زِندگی کے تین دَور ہیں ابتدائی زمانہ کو بچپن ، انتہائی عمر کو بڑھاپا اور ان دو زمانوں کے درمیان مدت کو جوانی یا شباب کہتے ہیں۔ہم جس وقت کی یاد ناظرین کے دل و دماغ میں تازہ کرنا چاہتے ہیں وہ اس شباب کے آغاز ، یا جوانی کی ابتداء، انسان زندگی کی بہار کا سماں ہے، درخت کا بیج، زمین میں پہنچا، زمین کی اگانے والی قوت پودا نکال کر مضبوط بنا رہی ہے ، رحمت کے پانی کے چھینٹے نسیم بہار کے جھونکے، سر سبزی و شادابی کا سامان پہنچا رہے ہیں، یہاں تک کہ وہی چھوٹا سا پودا پھل پھول سے آراستہ ہوکر اپنے دلربایانہ، مستانہ انداز میں جھوم جھوم کر ایک عالم کو اپنی اداؤں کا متوالا بناتا اور اپنے پھولوں پھلوں کی عام دعوت دُنیا کو پہنچاتا ہے۔انسانی زندگی کا بیج بھی مقرر قاعدہ کے مطابق اس سرزمین میں پہنچ کر جہاں اس کی آبیاری کیلئے قدرت نے ہر قسم کا سامان بہم پہنچا رکھا ہے۔نو مہینے کے بعد ایک نرم و نازک موہنی صورت لئے ہوئے جلوہ آرائے عالم ہوتا ہے، دودھ کی نہریں جو قدرت نے اس کی خاطر جاری فرمائیں، اس کیلئے غذا پہنچانے کا کام سرانجام دے رہی ہیں، پھر طرح طرح کی غذائیں اس کی تربیت کا فرض بجالا رہی ہیں۔

علم طب کے مطابق بدن کے جوڑ جوڑ کا حال دیکھنے والے مطالعہ کرتے ہیں کہ غذائیں معدہ میں پہنچتی ہیں معدہ کی گرمی ان کو دوبارہ پکاتی اور قسم قسم کے کھانوں کو ایک جان بناتی ہے، قدرت کی چھلنی نے تیار کئے دلیئے کو اچھی طرح چھانا، تلچھٹ یا فضلہ باہر پھینکا گیا، اصل غذائی مادہ جگر میں پہنچا وہاں جگر کی مشینری نے دوبارہ اپنا کام شروع کیا اور جگر کی ہانڈی میں اچھی طرح پک کر چار قسم کے خلط تیار ہوئے زرد زرد پتلا پانی صفرا کہلاتا ہے، سپید لیس دار رطوبت بلغم کہی جاتی ہے اور بالکل نیچے جل جانے والا مادہ سودا کہا جاتا ہے لیکن اس پورے غذائی مادہ کا اصلی جوہر سرخ رنگ لئے ہوئے خون بن کر قلب میں پہنچا۔پھیپھڑے سے آنے جانے والی ہواؤں نے اسے صاف وشفاف بنایا، رگوں کی نہروں اور نالیوں نے تمام بدن کے جوڑ جوڑ بال بال تک اس جوہر کو پہنچایا، بدن کے ہر ہر حصے نے اس سے غذا پائی اور کمزور جان میں اسی خون کے ذریعہ طاقت آئی بدن کی تربیت کیلئے جس قدر خون کی حاجت تھی خرچ میں آتا رہا اور انسانی پودا اسی خون کے ذریعہ نشو ونما پاتا رہا، جب بدن کا بناؤ ایک اوسط درجہ میں آیا جو خوب بدن کی فربہی کی خدمت سے بچا، انسان کے بدن میں ٹھہرا اب ذرا غور کرو کہ یہ خون، تمام غذاؤں کا بہترین جوہر اپنے اندر رکھتا اور تمام بدن کے جوڑ جوڑ اور بال بال کی سیر کر لینے کے سبب ہر ہر عضو کی کیفیت کا اثر پیش کرتا ہے۔ بلاتمثیل دریا کا پانی جس حصے سے گزرتا ہے اس کے اثرات اپنے ساتھ لئے چلتا ہے، اسی طرح رگوں کی نالیوں اور نہروں میں بہتا ہوا خون جب اپنے ٹھہرنے کی جگہ پہنچا تو اپنے قطرے قطرے میں سارے بدن کے کمالات کا اثر رکھتا ہے اور اس اثر کی لطافت سے اعضائے رئیسہ دل و دماغ خاص ذوق حاصل کرتے ہیں ہیں اور روح حیوانی اسی ارغوانی امرت سے لذت یاب ہوتی ہے،

http://www.rehmani.net

یہی امرت انسانی وجود میں وہ جوش و کیفیت پیدا کرتا ہے، جس پر لاکھوں کروڑوں ناپاک بوتلوں کے گندے ناپاک نفخے قربان، اسی جوہر میں وہ قوت ہے جو تمام عالم کے جواہرات کے خمیروں اور تمام عالم کی بہترین معجونوں میں مل جر کر بھی نصیب نہیں ہوسکتی، اسی جوہر کی طاقت سے آنکھوں میں نور، قلب میں سرور، بدن میں ہمت، حوصلہ و جرأت بلکہ یوں سمجھے کہ تمام وجود کی طاقت وقوت اسی جوہر کی بدولت تم اپنے سینوں پر اپنی پستانوں میں جو سختی جوان ہوتے وقت محسوس کرتے ہو یہی اسی خون کے جوہر یا جوانی کے مادہ یا شباب کی علامت ہے۔

انسانی عادت وفطرت کا تقاضا یہ ہے کہ جس کسی شخص میں کوئی کمال پیدا ہوتا ہے فوراً اس کے اِظہار و نمائش کے ولولے قلب میں خاص گدگداہٹ پیدا کرتے ہیں شاعر جب کوئی شعر تصنیف کرتا ہے اس کا دل چاہتا ہے کہ کوئی اہل فن اس کو سنے، حسین وجمیل چاہتا ہے کہ میرے حسن و جمال کے قدرداں آئیں اور مجھے دیکھیں، مقرر چاہتا ہے کہ میری تقریر سن کر لوگ محظوظ ہوں اور میں اپنے کمال دکھاؤں، سنار، لوہار، نجار، کاتب غرض ہر اہل فن کمال حاصل کرنے کے بعد اپنا کمال دکھانا چاہتا ہے کسی شخص کے پاس دولت آتی ہے ثروت ملتی ہے تو اس کے ساتھ ہی ساتھ اس کے اِظہار و نمائش کا بھی خیال پیدا ہوتا ہے، کبھی وہ اس کے اظہار کیلئے عالیشان مکان بناتا ہے، فرنیچر سجاتا ہے، عمدہ پوشاک پہنتا ہے اور دوست واحباب کو بلاتا ہے، بادشاہی ملتی ہے تو شان وشوکت کے اظہار کیلئے بڑے بڑے دربار منعقد کرتا ہے، رؤسا و امراء طلب کئے جاتے ہیں عجائب وغرائب سامان ہوتے ہیں، غرض یہ انسانی فطرتی جذبہ ہے کہ کمال کا اظہار کیا جائے یہی جذبہ اس خاص دولت و مخصوص قوت کے پیدا ہونے اور کمال کی صورت اختیار کرنے کے بعد اس کے اظہار کی طرف مائل کرتا ہے اور خواہ مخواہ دل میں یہ سودا سماتا ہے کہ اس دولت کو صَرف کرنے کی لذّت اٹھائے۔

بے شک زبان بولنے کیلئے، کان سننے کیلئے، آنکھیں دیکھنے کیلئے بے چین ہوتے ہیں...... اس لئے کہ ان اعضاء کا یہی کام ہے اسی طرح اس قوت کے اظہار کیلئے بھی ایک عجیب وغریب انتشار رہتا ہے اور یہ مادہ مخصوص اپنے استعمال میں لائے جانے کیلئے بعض اوقات انسان کو مجبور اور بے قرار کردیتا ہے بلکہ ایسا از خود رفتہ بنادیتا ہے کہ اگر اس حالت کو جنون سے تعبیر کیا جائے تو بجا ہوگا...... الشباب شعبة من الجنون

اسی حالت سے عبارت اور جوانی دیوانی سے یہی مراد ہے اور مطلب یہ بالکل دُرست کہ وہ جوہر، جب اپنے کمالات دکھانے کی آرزوئیں لئے ہوئے میدان میں آنا چاہتا ہے تو جہاں اس کو موقع نہ دینا اور قدرت کی دی ہوئی اس نعمت کا غلط استعمال فضول ولغو ہی نہیں بلکہ تباہ کرنے والی صورتحال سے ضائع کرنا بھی سخت ترین ظلم ہی سمجھا جائے گا۔ دن رات کی عرق ریزی اور پوری محنت و مشقت کے ساتھ تجارت کے ذریعہ جو دولت ہاتھ آئی یہ ضرور ہے کہ اس کا ضروری کاموں کیلئے بھی صرف میں نہ لانا بخل اور اخلاقی خرابی سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ اس کا بے جا استعمال اور آمدنی سے زِیادہ صرف کرنا بھی یقیناً ایک نہ ایک دن دیوالیہ بنائے گا، عمر بھر رلائے گا، کھویا خزانہ پھر نہ پائے گا اور اس وقت پچھتانا ہرگز کام نہ آئے گا۔

http://www.rehmani.net

انسانی جواہرات کا یہ انمول خزانہ انسانی جسم کی بیش قیمت کانوں اور زندگی کے سمندر کی گہرائیوں سے نکل کر جسم انسانی کی بعض محفوظ کوٹھریوں میں پہنچا ہے اگر چند روز تک اس صندوق میں امانت رہے تو وہ دوبارہ خون میں جذب ہو کر خون کو تقویت دینے والا، صحت کو درست اور بدن کو مضبوط بنانے والا ہوگا، رعب داب حسن و جمال کو بڑھانے والا اور مردوں میں مردانہ، عورتوں میں زنانہ خصوصیات کو چار چاند لگانے والا ثابت ہوگا۔ دماغ کی ذکاوت ترقی پائے گی، قوتِ حافظہ میں تیزی آئے گی، آنکھوں میں سرخی کے ڈورے، اس مالداری پر دلالت کرنے والے اور ہمت کی بلند پروازی، حوصلہ کی سربلندی اس دولت میں زیادتی کی علامت ہوگی، البتہ اس کے بعد جب یہ سرمایہ کافی مقدار کو پہنچ جائے کہ مالداروں کی فہرست اور اعلیٰ تاجروں کی فرد میں نام شمار ہونے لگے اس وقت میدان عمل کی طرف قدم اٹھایئے اور اس بیش گاڑھی کمائی کو بہترین طریق پر صرف میں لایئے، وہ صحیح طریق استعمال کیا ہے، آگے چل کر ملاحظہ فرمایئے، یہ فیصلہ ہم آپ ہی کی مرضی پر چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنے آپ کو کتنا مالدار بنایئے اور کم از کم کس حد تک پہنچایئے بشرطیکہ آپ کے متعلق ہمیں یہ یقین ہو جاتا ہے کہ آپ اس معاملہ میں صحیح رائے قائم کر سکیں گے لیکن افسوس یہ ہے کہ آج ایسے مالداروں کی کمی ہی نہیں، بلکہ تقریباً بالکل ہی نہیں، اس لئے مثال اور نمونہ پیش کریں تو کسے؟ اور آپ بھی معیار اور کسوٹی بنائیں تو کسے؟ بعض پرانے زمانہ کے لوگوں نے پچیس برس کی عمر کو ایک اوسط عمر قرار دیا یہ بتایا کہ اگر اچھی عمدہ غذائیں کھانے کو ملیں، بے فکری کی زندگی نصیب ہو، تو بدن کو اچھی طرح تربیت دینے اور کافی طاقتور بنانے کیلئے پچیس برس کی عمر تک اس امرت کی حفاظت کی ضرورت اور استعمال سے بالکل بچنے کی حاجت ہو لیکن پچیس تو پچیس آج ہمارے نوجوان ہنسیں گے اور مذاق اُڑائیں گے اگر ہم ان سے یہ درخواست کریں کہ کم از کم بیس برس کی عمر تک اس کی حفاظت کر لو اور اس انمول دولت کو ابھی ضائع نہ کرو، ذرا صبر سے کام لو پھر اس کے بہترین نتائج دیکھو، اس کے بعد یا خیر جانے دو اس سے پہلے ہی سہی اس کا استعمال کرتے ہو تو تمہیں تمہاری ابھرتی ہوئی جوانی کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ اس پر رحم کھاؤ اور اسے برباد نہ کرو، بے دردی سے لٹانے والے تو نہ بنو، ورنہ یاد رکھو پچھتاؤ گے اور بری طرح پچھتاؤ گے تم نے ابھی شاید پورے طور سے نہ سمجھا ہو کہ اس قیمتی خزانہ میں کیا کیا جواہرات موجود ہیں، دیکھو دیکھو، یہی کیا کچھ بننے والا ہے، یہ ایک بیج ہے جس سے بہت سے پودے اگیں گے، بہت سے پھل نکلیں گے، بہت سے پھول کھلیں گے، آج بیج کو ضائع نہ کرنا اسی میں تمہاری آئندہ زندگی کی بہار پوشیدہ ہے۔

http://www.rehmani.net

انسانی جوڑے

قدرت نے ہر نر کیلئے مادہ اور ہر مادہ کیلئے نر پیدا فرما کر بہت سے جوڑے عالم میں بنائے اور ہر ایک کے بدن کی مشین پر مختلف پرزوں اور آلوں کو اس انداز کے ساتھ سجایا کہ وہ ہر ایک کی فطرت کے مطابق اس کی ضرورت کو پورا کرنے والے ہیں، مرد عورت کیلئے عورت مرد کیلئے، عنفوان شباب، یا انسانی زندگی کی بہار کے وقت ایسا ہی بے قرار ہے، جیسے پیاسا پانی کیلئے یا بھوکا کھانے کے واسطے اس لئے کہ مرد کے شباب کی قدردان عورت اور فقط عورت ہی بن سکتی ہے اور اسی طرح عورت کے جواہرات جوانی کی قدردانی مرد اور فقط مرد ہی کرسکتا ہے ایک دوسرے کے دل کا چین اور دوسرے کی جاں کا آرام، گانے والا بہروں کے سامنے گائے، کیا نتیجہ؟ عمدہ سینما کا تماشا اندھوں کو دکھایا جائے تو کیا فائدہ؟ اسی طرح اس زندگی کے امرت اور اس انسانی بیج کو کلر نکمی زمین پر ڈالا جائے گا تو سخت حماقت اور بدترین جہالت، اس مادہ کی یہ خصوصیت کہ مرد و عورت کے ملاپ اور ایک دوسرے کے جذبات کے برانگیختہ ہونے پر رنگ بدلنا شروع کرتا ہے اور نیچے غدوودں میں پہنچ کر سپید یا زرد رنگ اختیار کرتا ہے۔ اب صحیح موسم اور ٹھیک وقت پر ظاہری جسم کے ملنے کے ساتھ، مرد اور عورت کی یہ دولت مشترک سرمایہ کی صورت اختیار کرلے تو ایک پیاری موہنی صورت نو ماہ بعد جوانی کے پھل کی شکل میں جلوہ دکھائے۔ یہ قدرت فطرت نے عورت کو عطا فرمائی ہے کہ وہ مرد کی اس امانت کو حفاظت کے ساتھ رکھتی اور اپنے ہی خون جگر سے اس کو ترقی دیتی اور آخر بڑھا چڑھا کر ایک تیسرے انسان کے پیکر میں ڈھال کر سامنے لاتی ہے، اس لئے مرد کی اس دولت کے خرچ کرنے کی جگہ عورت اور فقط عورت کے پاس ہے اور عورت کی اُبھرتی ہوئی اُمنگوں اور ولولوں کی قدردانی کرتے ہوئے جام محبت و بادہ گلفام الفت کیساتھ اس کو سیراب کرنا مرد ہی کا کام ہے۔

http://www.rehmani.net

عورت اور مرد کے درمیان قانونی رشتہ کی ضرورت

آپ نے ابھی ملاحظہ فرمایا کہ انسانی بیج کی حفاظت اور تربیت کی ذِمہ داری کا زبردست بوجھ عورت ہی کے کاندھوں پر ہے۔ یہ مادہ عورت کے پاس پہنچ کر بڑھا اور پلنا شروع ہوگا نو مہینہ کی مدت اس کی تکمیل کیلئے درکار ہے۔اس زمانہ میں عورت فطرتاً اس امرکی محتاج ہوگی کہ کوئی شخص اس کی کفالت کرے وہ اپنی ضروریات زندگی کی طرف سے گونہ مطمئن رہے زیادہ وزنی اور بوجھل کام میں مصروف ہوکر اپنی قوت کو نہ گھٹائے تاکہ وہ مادہ اچھی طرح ترقی کے درجے طے کرتا جائے اس تکمیل کے بعد وہ بچہ پیدا ہوکر بھی دوسرے جانوروں کے بچوں کی طرح فوراً اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل نہیں۔ بلکہ ایک مدت تک اس امر کا محتاج کہ خود اس کی خبر گیری، کھلانے، پلانے، سلانے، اٹھانے، بٹھانے کیلئے ذِمہ دار ہستیاں موجود ہیں، اس قسم کی زبردست ذِمہ داری کا بوجھ اٹھانا اگرچہ بظاہر آسان نظر آتا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو اس قسم کی خبر گیری میں کسی دُنیوی لالچ اور مالی نفع کے خیال سے اگر کی بھی جائے تو خاطر خواہ نہ ہوگی۔اس لئے ضرورت ہے بچہ کیلئے خلق اور محبت کی، جس کے دل میں بچہ کی محبت کا درد اس انداز سے سمایا ہوا ہو کہ اس کی ذرا سی تکلیف بھی اسے بے چین کردے، اس کے آرام بغیر اسے آرام نہ آئے۔ ایسی محبت فطرتاً صرف اسی ذات کو ہوسکتی ہے جس نے نو مہینہ تک اس کی حفاظت کی خدمت انجام دی یعنی اس نونہال کی ماں کہلانے والی خاتون چوبیس گھنٹے تک مسلسل ایک معصوم بے زبان کو دودھ پلانے، غذا پہنچانے اور ہر قسم کی خبر گیری کے فرائض بجالانے کی خدمت انجام دینے والی خاتون جب اپنا سارے کا سارا وقت اسی کام میں صَرف کرے۔جس کی اشد شدید ضرورت، تو خود اپنی ضروریات زندگی اور مصارف خانگی کے انتظام کیلئے کہاں سے وقت نکال سکے گی، لہٰذا ضرورت ہے کہ اس کے خرچ کی ذِمہ داری کسی دوسری ذات کے سپرد کی جائے کہ عورت بے فکر ہوکر صرف بچہ کی خدمت بجالائے ایک بے تعلق آدمی ایسی ذمہ داری کیونکر لے سکتا ہے اس ذمہ داری کا بوجھ یقیناً اسی شخص کے سر پر ہونا چاہئے جس کی امانت یہ عورت سنبھال رہی ہے۔پس اس سے پہلے کہ یہ امانت عورت کی تحویل میں آئے، ضرورت ہے کہ کسی ایسے مرد کے ساتھ اس کا تعلق قائم ہوجائے جو امانت دینے کے بعد اس کی خدمت کی ذمہ داری اسی طرح نباہ سکے، اسی تعلق کا نام تعلق ازدواج ہے اور اس قانونی رشتہ کی تکمیل کو نکاح کہتے ہیں۔

http://www.rehmani.net

نکاح کی صورت اور حقوق مرد و عورت

رشتہ نکاح ایک باقاعدہ ایسا قانونی تعلق ہے کہ مرد عورت کے کھلانے، پلانے، پہنانے وغیرہ اور آئندہ پیدا ہونے والی اولاد کے مصارف کا پورے طور پر ذِمہ دار ہو عورت اس مرد کی اطاعت وفرمانبرداری کے ساتھ شریک زندگی بن کر اس کی امانت کی حفاظت اور ہر طرح خدمت کرنے کی مکلّف، قطع نظران فائدوں کے جو ایک مرد کو عورت کی محبت اور عورت کو مرد کی رفاقت کے سبب جذبات الفت سے لطف اندوز ہونے اور خانگی زندگی میں آرام کی گھڑیاں گزارنے سے حاصل ہوتے ہیں، سب سے بڑی بات جو یہ رشتہ باندھنے میں ہے وہ انسانی نسل کی بقاء وحفاظت کا مسئلہ ہے۔ اس قسم کا قانونی رشتہ نہ ہونے کی صورت میں مرد وعورت کی خلط ملط اور ناجائز تعلقات سے جو برے نتیجے آئے دن پیدا ہوتے رہتے ہیں وہ کبھی حمل گرانے اور کبھی پورے پورے زِندہ سلامت بچوں کے نالیوں میں ڈالے جانے، کبھی جیتے جاگتے بچوں کو زندہ درگور کرنے یا گلا گھونٹ دینے کی شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور انسانی ہمدردی کا ادنیٰ حصہ بھی قلب میں رکھنے والا معمولی تامل سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اس سے زیادہ ظالمانہ کام اور کیا ہوگا۔ ننھی ننھی معصوم بے زبان جانوں کو اس طرح ہلاک وتباہ کیا جائے۔

دُنیا کی ہر قوم نے خواہ وہ مہذب کہی جائے یا غیر مہذب، انسانی نسل کی بقا وتحفظ کیلئے اس رشتہ کو ہر زمانہ میں ضروری سمجھا اور اپنے اپنے خیال کے مطابق اس رسم کے ادا کرنے کیلئے نہ کوئی طریقہ مقرر کیا، ہندوستان میں ہندو پنڈت صاحب کو لاکر کنگنا باندھ کر عورت مرد کے دامن میں گرہ دے کر اس تعلق کو مضبوط کریں، یا برہما کے بدھ مت پر چلنے والے عورت کے مرد کے ساتھ بھاگ جانے کو ہی اس تعلق کی مضبوطی کا طریقہ جانیں۔ یورپین عیسائی اقوام گرجا میں جاکر اس رسم کو ادا کریں، بہر صورت نتیجہ ایک ہی ہے کہ عورت مرد کی زوجیت میں داخل ہوکر اس کی امانت خاص کی امین بن جاتی ہے۔

وہ مہذب دین جو انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق مکمل قانون پیش کرتا ہے اس باب میں بھی جامع قانون سامنے لاتا ہے کہ جس میں ایک ایک جزیہ موجود ہے۔ قرآن عظیم کو دیکھئے، سب سے پہلے بتایا جاتا ہے۔

فانکحوا ماطاب لکم من النساء عورتوں میں سے جو تم کو بھائے اس سے نکاح کرو۔

پھر تاکید کی جاتی ہے، حدیث میں آتا ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی

نکاح میری سنت ہے جس کسی نے میری سنت سے منہ پھیرا وہ مجھ سے نہیں۔

http://www.rehmani.net

پھر فرماتے ہیں:۔

تناکحوا وتنا سلوا فانی اباھی بکم الامم

نکاح کرو نسل کو بڑھاؤ کیونکہ میں تمہاری کثرت کے سبب اور اُمتوں پر فخر کروں گا۔

پھر ایک مقام پر تو یہاں تک فرمادیتے ہیں:۔

النکاح نصف الایمان نکاح آدھا ایمان ہے۔

اسی مضمون کو ایک جگہ یوں ادا فرماتے ہیں:۔

اذا تزوج العبد فاستکمل نصف ادین فلیتق اللہ فی النصف الباقی

بندہ جب اپنا جوڑا منتخب کر لیتا ہے تو آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے اب باقی آدھے کیلئے اللہ سے ڈرے۔

نکاح کو آدھا ایمان اور نصف دین بتا کر یہ بتایا جا رہا ہے کہ جب تک انسان اس قانونی بندش میں اپنے آپ کو مقید نہ کرے گا قوت شہوانیہ کے جوش یا جنون جوانی اور اس آزادی کے زمانے میں دیوانہ بن کر خدا جانے کیا کچھ کر بیٹھے اس دولت بے بہا کو کس طرح برباد کر ڈالے جب بیوی پاس ہوگی تو اس قسم کے خیال آتے ہی اس کی روک تھام کا سامان مہیا کر دے گی اس لئے فرمایا گیا اور کتنا پاکیزہ نکتہ بتایا گیا۔

ایما رجل رای امراتہ فلیقم الی اھلہ فان معھا مثل الذی معھا

جب کسی آدمی کو کوئی عورت بھائے یعنی کسی اجنبی عورت کو دیکھ کر خاص خیال اس کے دل میں آئے تو اسے چاہئے کہ فوراً اپنی بیوی کے پاس جائے کیونکہ اس کے پاس وہی سامان موجود ہے جو اس اجنبی عورت کے پاس ہے۔

اسی کا عکس عورتوں کیلئے سمجھ لیا جائے کہ ان کے دل میں جب کبھی کوئی خیال پیدا ہو فوراً اپنے مرد کے پاس جائیں کہ اس کی تشفی قلب کا سامان اس کے پاس موجود اگر اس خزانہ کو جو مرد، عورت کے پاس ہے، مرد نے اجنبی غیر کی زمین میں ڈالا، یا عورت نے اجنبی اور غیر مرد کے چشمہ سے سیرابی حاصل کی تو ادھر وہ دانہ دوسرے کی ملک میں پہنچ کر تمہارے ہاتھوں سے گیا دوسرا اسے سنبھالے یا نہ سنبھالے، تم سے گیا گزرا ہوا۔ ادھر اگر عورت نے یہی غلطی کی تو آئندہ یہ سخت پریشانیوں کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار رہے یا اس زبردست دولت کو برباد کر ڈالے اور قتل کا گناہ اپنے سر لے، بہرصورت دونوں شکلوں میں نقصان ہی نقصان، نظر برآں دنیا و آخرت دونوں حیثیت سے بھلائی و خیریت اسی میں ہے کہ بیج اپنی مملوکہ زمین میں بویا جائے اور زمین کی آبیاری اپنے اپنے ذاتی کنویں سے کی جائے آج تمہاری پنچائتوں اور جماعتوں نے ممکن ہے کہ اس مبارک رسم کو پورا کرنے کیلئے سخت پابندیاں لگا دی ہوں یا تمہاری برادری کے رسم و رواج نے تمہیں مشکلوں میں پھنسا دیا ہو، مثلاً سیلون کے سیلونی غیر مسلم و مسلم دونوں کی

http://www.rehmani.net
جوان لڑکیاں صبر کیئے ہوئے اپنے ان ظالم بزرگوں کو بددعا دیتی ہوں جنہوں نے یہ قید لگا رکھی ہے کہ جب تک لڑکی اپنے ساتھ ہزاروں لاکھوں کا جہیز نہ لے جائے کوئی مرد اسے منہ نہ لگائے یا ہندوستان کے بعض گھرانوں میں یہ پابندیاں ہوں کہ جب تک مہر کی کثیر رقم اور جہیز کا بیش قیمت سامان برادری کے کھانے اور فضول باجے کے خرچ کیلئے روپیہ نہ ہو جائے اس وقت نکاح کی رسم پوری نہ ہونے پائے۔ اسلام کا مبارک مذہب اس زبردست بات کی رعایت رکھتے ہوئے کہ بغیر قانونی رشتہ ہوئے مرد وعورت دونوں کیلئے ہلاکت ،نہایت آسان قانون بتاتا اور مرد وعورت دونوں کو کامل آزادی دیتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ

النکاح عقد موضوع لملك المتعته ای حل استمتاع الرجل من المراته وهو ینعقد

بایجاب و قبول و شرط سماع کل واحد منهما لفظ الاخر و حضور حرین

او حرو حرتین مکلفین مسلمین سامعین معهما لفظهما

نکاح تو ایک قانونی معاہدہ ہے جو بہت آسانی کے ساتھ منعقد ہو جاتا ہے،ایک طرف سے ایجاب ہو،دوسری طرف سے قبول، دونوں ایک دوسرے کے الفاظ سن لیں (خواہ بلاواسطہ یا بالواسطہ) اور جس طرح ہر دُنیوی معاملہ کیلئے گواہوں کی ضرورت، اسی طرح اس معاہدہ کی تکمیل کیلئے صرف اس قدر درکار کہ دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں اس پر گواہ ہو جائیں، مگر وہ گواہ آزاد ہوں، مسلمان ہوں اور دونوں فریق کے ایجاب وقبول کے دو بول سن لیں۔

مرد وعورت نکاح کیلئے راضی تو حاجت رجسٹریشن نہ ضرورت قاضی، عورت مرد سے بواسطہ وکیل کہے میں نے اپنے نفس کو تمہاری زوجیت میں دیا' مرد کہے' میں نے قبول کیا دو گواہ ان کلمات کو سن لیں، یہ لیجئے نکاح ہو گیا۔ اب خوب ایک دوسرے سے لطف صحبت اٹھائیں۔ نہ کوئی قانون اسے ناجائز بتائے نہ دنیائے تمدن میں اس سے کوئی فرق آئے، ان ہی دو بول کے سبب مرد نے تمام ذِمہ داریوں کو قبول کر لیا اور عورت اب اس مرد کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کر چکی ہے کہ دوسرے کسی مرد کو اس سے اس قسم کا فائدہ حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں رہا جس کیلئے اس نے اپنے آپ کو اس مرد کے سامنے پیش کر دیا۔

اس مرد کے ذِمہ ہے کہ اس کو پکا پکایا کھانا کھلائے، سلا سلایا کپڑا پہنائے، بچہ پیدا ہو تو اس کے مصارف کا بار اٹھائے عورت کا کام ہے کہ مرد کی اطاعت وفرمانبرداری کرے اور اپنی محبت بھری دل لبھانے والی باتوں سے مرد کو ایسا بھائے کہ وہ دوسری طرف مائل ہی نہ ہونے پائے، اسی پر عالم کے تمدن کا دارومدار، ایسا نہ ہو تو اولاد کا پلنا بڑھنا اور دنیا کا ترقی کرنا دُشوار۔

http://www.rehmani.net

تقسیم کار اقتصادیات وتمدن و معاشیات کا پہلا اصول اگر اس اصول کو نظر انداز کر دیا جائے تو تمام عالم کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ تعجب کا مقام ہے کہ پیشہ و حرفہ تجارت وزراعت غرض دنیوی زندگی کے ہر شعبے میں تو تقسیم کار کی رعایت، لیکن وہ زندگی جس کے ساتھ انسان کو دن رات کے چوبیس گھنٹے گہرا تعلق اس اصول سے الگ کر دیا جائے، مرد عورت کی مساوات و برابری کے صحیح الفاظ کو یہ غلط جامہ پہنایا جائے کہ ایک دوسرے کے فرائض واختیارات میں فرق نہ رکھا جائے، سخت بے سمجھی اور غلطی ہی کہی جائے گی، بے شک مرد وعورت میں مساوات ہے، اسی طرح کہ نہ مرد، عورت پر زیادتی کرنے پائے، نہ عورت مرد کے حقوق میں خلل لائے نہ اس طرح کہ مرد عورت بنے اور عورت مرد بن جائے، عورتیں بقا وتحفظ نسل انسانی کی اس اہم خدمت کو چھوڑ کر پارلیمنٹ ومیونسپل بورڈ لوکل گورنمنٹ کے اسٹیج پر آئیں اور مرد زنانہ لباس زیب تن فرما کر گھر میں بیٹھ کر بچوں کی پرورش اور امور خانہ داری کی نگہداشت فرمائیں، اگر جنگ کے وقت میں کس طرح جائز رکھا جائے کہ دفتر کے کلرک، مدارس کے مدرس، کالج کے پروفیسر، مالیات کے افسر تو میدان جنگ میں توپ وتفنگ چلانے کی خدمت پر بھیج دیئے جائیں اور دن رات کے مشاق نبرد آزما فوجی، سپاہی قلم دوات سنبھال کر دفاتر و مدارس میں بٹھا دیئے جائیں تو یہ بھی جائز ہو سکتا ہے کہ مرد وعورت کے فرائض بدل جائیں ورنہ ممکن ہے کہ عورتیں بال کاٹ کر مردوں کی سی صورت بنائیں، مرد داڑھی مونچھوں کو صاف کر کے مانگ پٹی میں مصروف ہو کر عورتوں کی شباہت پیدا کریں عورتیں اعلیٰ قابلیت تقریر وتحریر پیدا کر کے میدان عمل میں آئیں اور مرد خانہ داری کی خدمت بجالائیں، لیکن یہ کیونکر ممکن ہے کہ مرد وعورت اپنے ان اعضا و جوارح کی شکلوں اور صورتوں کو بدل دیں جن کے سبب ان دونوں میں قدرت نے امتیاز پیدا کیا اور اعضاء کی مناسبت سے ہر ایک کو ہمت اور حوصلہ دیا، عورتوں کا اپنے ان فرائض کی طرف سے بے توجہی مردوں کی اس اخلاقی خرابی کی بڑی حد تک ذمہ دار ہے جس کے سبب دنیا میں بالعموم اور یورپ میں علی الخصوص تخم انسانی کی بربادی ہوتی جاتی ہے۔

http://www.rehmani.net

مرد و عورت کا ملاپ یعنی مقاربت کا فطری اور شرعی طریقہ

(عورت سے ملاپ)

عورت اور مرد کے اعضاء کی ساخت ہی ہر ایک کے فرائض کی صورت سامنے لاتی ہے، چنانچہ قرآن کریم نے اپنے حکیمانہ انداز بیان میں جہاں اس مقدمہ کے دوسرے شعبوں پر مکمل ہدایت نامہ پیش کیا وہاں عورت مرد کے ملنے کا طریق بھی بتلا دیا۔

نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم و قدموا لانفسکم (البقرۃ:۲۲۳)

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں اپنی کھیتی کو جس طرح چاہو استعمال میں لاؤ اپنے واسطے آگے کی تدبیر کرو۔

(یعنی وہ طریقہ استعمال کرو جس میں آئندہ نسل بڑھے) غیر فطرتی طریقہ اختیار نہ کرو، ورنہ تخم حیات برباد ہو جائے گا بیج تربیت کیلئے مقام ہی نہ پائے گا اور کوئی حظ و لطف بھی نہ آئے گا۔

عیاش، عیش پرستی کیلئے نئے نئے طرز ایجاد کریں، نت نئی ادائیں اس میل ملاپ کیلئے نکالیں مگر عورت کی صحت، مرد کی عافیت اور تخم حیات کی خیریت و سلامتی کی صورت یہی اور فقط یہی ہے، حدیث میں صاف صاف بتا دیا ہے کہ

لا تاتوا النساء فی ادبارھن عورتوں کے ساتھ ان کی پیچھے کی شرم گاہ کی طرف سے نہ ملو۔

پھر تاکید و تہدید فرمائی کہ

ملعون من اتی امراتہ فی دبرھا وہ شخص جو اپنی عورت کے پیچھے کے مقام سے ملتا ہے ملعون ہے۔

اس لئے کہ اس طرح تخم حیات برباد ہو جائے گا اور جانبین کی صحت میں بھی خلل آئے گا، جس طرح معمولی میل ملاپ میں سادگی کے ساتھ اپنے جذبات کا اِظہار جو ذوق و کیفیت پیدا کرتا ہے بناوٹی اور مصنوعی کیفیات میں وہ مزا نہیں آتا ہے، اسی طرح اس ملنے کی بھی سادگی کے طریق کو ملحوظ رکھنے میں خاص حظ و سرور مگر یہ سادگی، جانوروں کی سی بے تمیزی نہ ہو، اسی لئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ایک ارشاد میں اس طرف بھی اشارہ کہ اچھی طرح کھیلو کہ ایک دوسرے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا ذوق پاؤ، جب جذبات انتہائی برانگیختی کی حد کو پہنچیں، تب لطف صحبت اٹھاؤ۔

http://www.rehmani.net

کاشت کیلئے ایک زمانہ مقرر، تخم ریزی کیلئے وقت معلوم، اگر بے وقت بیج زمین میں ڈالا جائے ، ادھر محنت برباد جائے، اس گھر کی پونجی بھی اکارت جائے، اس لئے فرمایا گیا۔

فاعتزلوا النساء فی المحیض لا ولا تقربو ھن حتی یطھرون ج

فاذا تطھرون فاتوھن من حیث امرکم اللہ (البقرۃ:۲۲۲)

ایام ماہانہ کے بعد عورتوں سے الگ رہو (ان سے جس طرح ملا کرتے ہیں ایسے نہ ملو) یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں جب پاک ہو جائیں تو جس طرح خدا نے ملنے کا حکم دیا، اسی طرح ملو۔

عورتوں کے پاک ہونے کے بعد ملنے کا خاص وقت ہے اس وقت مقاربت وصحبت نتیجہ خیز ہوگی اطباء کی تحقیق بھی اس باب میں یہی ہے بعض نے تین دن بتائے، بعض نے کچھ اور بڑھائے الغرض پاکی کا زمانہ تخم ریزی کا وقت ہے اور ناپاکی کے دِنوں میں علیحدگی ضروری، مگر یہاں پر ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ گندگی اور ناپاکی ایسی ناپاکی نہیں جس میں چھوت چھات شروع کردی جائے اور ایک صاف ستھری پاکیزہ عورت کو ایسا ناپاک سمجھ لیا جائے کہ کوئی اس کے ہاتھ کی چیز نہ کھائے، اس کو اپنے ساتھ کھانا بھی نہ کھلائے۔ نہیں نہیں وہ اس آزار میں مبتلا ہے تو نماز نہ پڑھے، قرآن کو ہاتھ نہ لگائے اور مرد اس زمانہ میں قربت نہ کرے، لطف صحبت نہ اٹھائے باقی ساتھ کھلائے پلائے بلکہ پاس لیٹے، ایک چادر میں سلائے تو مضائقہ نہیں صرف اس بات کا خیال رہے کہ بے قابو نہ ہو جائے اور جس بات سے منع کیا گیا ہے اس میں نہ پھنس جائے۔

رجل سئل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ما یحل من امراتی وھی حائض

فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشد علیھا ازارھا شانك باعلاھا

کسی شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں مجھے کس طرح ملنا جائز، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے ازار کو مضبوطی سے بندھا رہنے دو اور بالائی حصہ سے لطف اٹھاؤ۔

یہی حکم اس وقت جبکہ زچگی کی کلفت (سختی، تکلیف رنج) اور نفاس کے سبب عورت میں قربت کی طاقت واہلیت نہ ہو حیض ونفاس کی حالت میں قربت میں نہ صرف یہ کہ تخم انسانی بے کار جائے گا، اسلئے کہ یہ وقت تخم ریزی کا نہیں بلکہ جانبین کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ، جو خون ان اوقات میں نکل رہا ہے اپنے اندر ایک خاص زہریلا مادہ رکھتا ہے اسی لئے قدرت اس کو باہر نکال رہی ہے اگر اس زمانہ میں قربت کی جائے گی وہ زہریلا مادہ مرد میں اپنا اثر کرتے ہوئے اس کو گرمی اور خون کی خرابی کے دردناک ناپاک امراض میں مبتلا کردے گا ادھر عورت کو اس زمانہ میں کھال کے نازک ہو جانے کے سبب قربت کے تکلیف بھی ہوگی اور اس وقت کی حرکتوں کے سبب اگر زہریلا خون کچھ رُک گیا تو اس کے کیڑے بدن میں پھیل کر سخت ترین امراض پیدا کردیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ جسمانی طب اور اخلاق وروحانی طب دونوں اصولوں میں اس کی ممانعت کردی گئی۔

http://www.rehmani.net

غیر قانونی صورت ...... زِنا

جب قانونی رِشتہ کے ہوتے ہوئے بھی حالت حیض و نفاس میں مقاربت شرعی و طبی دونوں اصولوں سے ناجائز قرار پائی۔ اس لئے کہ اس میں تخم انسانی کی بربادی ہے تو ذرا غور کرو کہ جہاں قانونی رشتہ ہی نہ ہو یا دوسرے کسی شخص کے ساتھ قانونی رِشتہ میں بندھی ہوئی ہے یا ابھی آزاد ہے، کسی سے نکاح ہوا، اور اس تخم انسانی کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لے سکتی تو اس انمول امرت کا ایسی زمین پر ڈالنا اور برباد کرنا کس قدر شدید ظلم ہے اگر عورت کسی مرد کے ساتھ قانونی رشتہ میں بندھی ہوئی ہے تو ایسی حالت میں کسی اجنبی نے اس کے ساتھ قربت کی، دوسرے کی زمین میں اپنا بیج ڈالا، اس کے ہاتھوں سے تو گیا برباد ہوا۔ اگر اس عورت کا جائز قانونی شوہر اس پر اطلاع پاوے تو انسانی شرافت، حیاء اور غیرت اس کو ہرگز اجازت نہ دے گی کہ وہ اپنی اس عورت کو منہ لگائے۔ اس طرح ایک طرف یہ اجنبی غاصب بنا، دوسرے کی ملک میں خلل انداز ہوا، دوسرے وہ عورت نہ اِدھر کی رہی نہ اُدھر کی ہوئی، اس خزانہ کی بربادی بہر صورت ہو ہی گئی اور اگر بالفرض وہ جائز شوہر ایسا بے حیا دیوث (بے غیرت بے شرم) ہے کہ اس کو ناگوار نہ جانے (یا نیوگ کے مسئلہ کو صحیح مانے جس کو کوئی شریف الطبع انسانیت کا جوہر رکھنے والا کبھی جائز نہیں رکھ سکتا) یا بالفرض اسے اس خباثت کی خبر نہ ہو اور عورت کی عیاری و چالاکی اس راز کو چھپائے تو کیا اس اجنبی کی غیرت اس کو گوارا کرتی ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کی جائز بیوی کے ساتھ ایسا برا کام کرے، اگر گوارا نہیں کرسکتا اور غیرت والا شریف آدمی تو ہرگز ہرگز گوارا نہ کرے گا ؎

ہر چہ بر خود ناپسندی بہ دیگراں ہم پسند

جو بات تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے دوسروں کیلئے بھی پسند نہ کرو، جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے، اگر آج تم ایک عمل کو اپنے لئے جائز سمجھ رہے ہو تو تیار ہو جاؤ کہ کل دوسرے سے تمہارے مقابلہ میں بھی اس کو جائز سمجھیں گے اگر کوئی زمانہ ایسا نازک و تاریک بھی آجائے کہ جانبین سے یہ خیالات غیرت و حمیت ہی مٹ جائیں تو وہ انسانی نسل کی تباہی، بربادی کا انتہا ہی وقت ہوگا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

http://www.rehmani.net

اب رہی وہ شکل کہ عورت کسی جائز رشتہ میں منسلک نہیں اگر پاکدامن ہے عفیفہ ہے، باعصمت ہے اور آج ہی کوئی مرد اس کی عزت و عصمت وعفت کو اپنی سیاہ کاری سے برباد کررہا ہے یا وہ خود جوانی کے جنون میں گرفتار ہوکر اس زشت کاری کا شکار ہورہی ہے تو ۔

ہوشیار آدمی کو لازم ہے کام کا پہلے سوچ لے انجام

اگر یہ بیج اپنے مقام پر پہنچ کر جم گیا، پودا اُگا، پھل نکلا تو کیا یہ عورت اپنی اس بے بسی کی حالت میں اس کی تربیت کی ذِمہ داری لے سکتی ہے؟ اور کیا اس نمونہ کے ساتھ ہوتے ہوئے پھر کسی شریف و باحمیت مرد سے جائز تعلق پیدا کرنے کیلئے منہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو کیا یہ اس کو ضائع کرے گی؟ اور ایک خون، ایک قتل کی مرتکب بنے گی؟ یقیناً ایسا ہی ہوگا اور ایسا ہی ہوا کرتا ہے نالیوں میں پڑے جیتے جاگتے بچے کراہ کراہ کر پکار رہے ہیں کہ ہم ظالم مرد و عورت کے ظلم کا شکار ہورہے ہیں، ماں کی درد بھری آہیں سخت سے سخت کلیجہ کو بھی تڑپا دیتی ہے۔

آہ! وہ گوشت کا ٹکڑا جو ابھی کچا پکا گرایا گیا اگرچہ ابھی بے زبان ہے اس کی ہائے کی آواز بھی سنائی نہیں دیتی مگر ان قاتل، ظالم، مرد عورت پر لعنت کررہا ہے، جنہوں نے اس پر آفت ڈھائی۔

مقننین سے دو دو باتیں

قانون دعویٰ کرتا ہے، دنیا میں امن وامان قائم کرنے، ظلم کو روکنے، قتل وغارت کو مٹانے کا لیکن کیا کوئی مقنن ہمیں بتائے گا کہ اس بے زبان پر جنہوں نے ظلم کیا، ان سے بھی کوئی مواخذہ کیا گیا؟ اگر کوئی ڈاکو کسی آدمی کو مار ڈالے تو خواہ اس مقتول کا کوئی عزیز وقریب قصاص کا طلب گار ہو نہ ہو پولیس تحقیقات کرے گی قاتل کا پتا چلائے گی اور جج اپنی خونی سرخ پوشاک پہن کر عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر قاتل کو پھانسی کا حکم سنائے گا۔ لیکن دن دھاڑے ان ننھی ننھی جانوں پر ظلم کا پہاڑ توڑا جا رہا ہے اور خرمن انسانیت پر ڈاکہ زنی کی جارہی ہے......کوئی ہے؟ جوان مظلوموں کی داد سنے......اور کوئی ہے؟ جو اس ظلم کے انسداد کیلئے کمرہمت باندھے یہ مانا کہ بچہ کا گرانا اگر ثابت ہو جائے تو ایسا کرنے والی کو بعض عدالتوں سے سزا تجویز کی جاتی ہے لیکن اس سے اصل مرض کا علاج نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ نفس فعل زِنا کو جرم نہ قرار دیا جائے، وہ حکیم مطلق جس کو اپنی مخلوق کو آرام وآسائش اور اس کے امن وامان کا پورا دھیان، اس ظلم کے انسداد کیلئے قانونی دفعہ وضع فرماتا ہے اور اس ظلم کو ایک شدید جرم قرار دیتا ہے۔

زنا کی حد اور اس کا فلسفہ

دُنیا کی تمام مہذب ہی نہیں غیر مہذب قوموں میں انسان کا قتل کرنا اور اس کی جان لینا ایک اشد شدید جرم قرار دیا جاتا ہے اور جس وقت سے دنیا میں قانون کی بنیاد رکھی گئی قاتل کی سزا قتل ہی قرار پائی۔ اس قتل میں بچہ، جوان، بوڑھا، عورت مرد سب برابر کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے کہ قاتل حقیقتاً سوسائٹی کے ایک فرد کی جان لے کر عالم انسانیت پر ظلم کر رہا ہے، پس جب قتل میں بوڑھا بچہ سب برابر تو دو دِن کا بچہ بلکہ ابھی دنیا کے پردہ پر قدم رکھنے والا بچہ بلکہ رحم مادر کے محفوظ کمرے میں آرام کرنے والا نونہال بلکہ صلب پدر کی خوشنما کیاریوں میں اُچھلنے کودنے والا وہ مادہ جو کل کو انسانی شکل اختیار کر کے ایک بہترین قابل دماغ لے کر جج کی کرسی پر بیٹھنے والا ہو سکتا ہے، اس کو خاک میں ملانے والا، اس کو برباد کرنے والا، اس کو زہر دے کر ہلاک کرنے والا، اس کو زمین میں دفن کرنے والا یا بربادی کیلئے جنگل اور نالیوں میں ڈالنے والا، کس اصول کے مطابق مجرم قتل نہ قرار دیا جائے؟ اور کیوں نہ وہی سزا پائے جو ایک مجرم قاتل کو دی جاتی ہے؟ اگر ایک آدمی نے قتل کیا تو وہ ایک مجرم، اگر دو نے اس کو مل کر انجام دیا تو وہ دونوں مجرم وملزوم، پس وہ عورت و مرد جو اس انمول امرت کو پانی کے مول بہا کر ضائع یا اپنے نفسانی ذوق کیلئے تھوڑی دیر مزا اُڑانے کی خاطر ایک انسانی جان کا اس طرح خون کر رہے ہیں کیوں اس جرم سے بری سمجھے جائیں؟ کہاں کا اِنصاف اور کون سا عدل ہے کہ ان کو کوئی سزا بھی نہ دی جائے بلکہ یہ جرم جرم ہی قرار نہ پائے۔

سیوا جی نے اگر قتل وغارت گری کو اختیار کیا تو وہ ظالم کہا گیا۔ پنڈھاریوں نے اگر قتل وغارت گری کو پیشہ بنایا تو اس کے استیصال کی تدابیر عمل میں لائی گئیں مگر وہ بدکار عورتوں کا جتھا جو دن رات انسانیت کے خرمن پر بجلیاں گرا رہا ہے اور بازاروں میں بیٹھ کر کھلے بندوں نونہالان نسل انسانیت کو اپنی غارت گریوں میں شریک کرتے ہوئے قوموں اور ملکوں کی آئندہ نسل کو برباد کر رہا ہے، یونہی شتر بے مہار کی طرح آزاد چھوڑ دیا جائے اور ان پر کوئی فرد جرم نہ چلنے پائے یہ کون سا انصاف ہے؟ قانون فطرت عدل پر مبنی ہے اس میں ظلم کی گنجائش نہیں۔

http://www.rehmani.net

زنا کیلئے اسلامی قانون

آج دنیا اپنی نفس پرستی کیلئے اندھی ہوجائے لیکن وہ خدائے قدوس جس کو اپنے بنائے ہوئے کی قدر و قیمت خود معلوم، اس غیر قانونی صورت سے انسانی جان تلف کرنے والے، مرد و عورت دونوں پر فرد قرار داد جرم لگاتا اور وہی سزا ان کیلئے مقرر فرماتا ہے جس کو قاتل نفس کیلئے مقرر فرمایا ہے تمام عالم کے مقننین نے بھی اپنے قوانین میں اس کو دخل تو کیا مگر صرف قاتل نفس کیلئے نہ زِنا کیلئے، یعنی جان کے بدلے جان، قتل کے بدلے قتل، قانون مقدس کی دفعہ ملاحظہ ہو۔

الزانیه والزانی فاجلدوا کل واحد منهما مائته جلدته والا تاخذکم بهما رافته فی دین الله (النور:۲)

زنا کرنے والا مرد اور زنا کرنے والی عورت ہر ایک کے سو سو درہ مارو چمڑے کا درہ وہ بھی سو اور سختی سے مارے جائیں

کہ خبردار دیکھو ان پر شفقت و رافت نہ کرنا یہ اللہ کا حکم ہے (وہ ناپاک اس قابل نہیں کہ ان پر شفقت کی جائے)

یہ درہ کی سزا بھی اس وقت ہے جب کنوارے ہوں، قانونی جائز جوڑا اب تک ملا ہی نہ ہو اگر جوڑا ہوتے ہوئے پھر بھی ایسی نازیبا حرکت کی ہے تو چمڑے کا درہ نہیں، اس کی سزا پتھر ہے، نظیر ملاحظہ ہو۔

عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

قال لما طاعز بن مالك احق ما بلغنی عنك؟ و ما بلغك عنی قال بلغنی انك

قد وقعت علی جارية الی فلان فشهد اربع شهادات فارمربه فرجم

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک سے فرمایا کیا یہ سچ ہے جو مجھے تمہارے متعلق یہ خبر پہنچی ہے عرض کیا کہ حضور میرے متعلق کیا معلوم ہوا؟ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم فلاں خاندان کی چھوکری کے ساتھ ملے اس پر چار گواہیاں لی گئیں اور بالآخر ان کو رجم کیا گیا (یعنی بیچ میں کھڑا کر کے پتھر مارے گئے یہاں تک کہ انہیں پتھروں میں دب کر مر گئے)۔

زنا کسے کہتے ہیں

قانون کی کتابوں میں زنا کے معنی یہ بتائے گئے ہیں کہ

الزنا وطی الرجل امراة فی غیر الملك و شبهة

زنا اس مجامعت کو کہتے ہیں جو ایک مرد ایک ایسی عورت کے ساتھ کرے جو اس کی ملک اور شبہ ملک میں نہ ہو۔

زنا پر حد یا دُنیوی سزا

سزا مختصر الفاظ میں یوں بیان کی گئی۔

للمحصن رجمعة فی فضا حتی یموت ولغیر المحصن جلدة مائة

نکاح شدہ (مرتکب زنا) ہو تو اس کی سزا یہ ہے کہ کھلے میدان میں پتھروں سے مار ڈالا جائے اور غیر نکاح شدہ کے سو درے مارے جائیں۔

http://www.rehmani.net

جوانوں کے نام محبت کا پیغام

یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر

واحصن للفرج و من لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ دجاء

اے (مردوعورت) جوانوں کے گروہ تم میں سے جس کسی میں جماع کی قوت ہو، اسے چاہئے کہ نکاح کرے یہ نظر کو بھی محفوظ رکھے گا یعنی خیالات بھی خراب نہ ہونے پائیں گے اور شرم گاہ کی بھی حفاظت کرے گا جس میں نکاح کی طاقت نہ ہو یعنی عورت کے حقوق ادا نہ کرسکے یا عورت کو اس کی مرضی کا شوہر نہ ملے وغیرہ پس اسے چاہئے کہ روزہ رکھا کرے روزہ رکھنے سے نفس پر قابو اور خواہش نفسانی کو روکنے کی عادت ہو جائے گی۔

یا شباب قریش لا تزنوا الامن حفظ فرجہ فلہ الجنۃ

اے قریش کے نوجوان مرد اور عورتوں دیکھو زنا نہ کرنا، خبردار ہو جاؤ جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اسے جنت ملے گی۔

......ترغیب کیلئے فرماتے ہیں......

زنا سے بچے تو عبادت کا مزا پائے

ما من مسلم ینظر الی محاسن امراءۃ اول مرۃ ثم یغض بصرہ

الاحدث اللہ لہ عبادۃ یجد حلاوتھا

کسی مسلمان کی نظر جب اتفاقی طور ایک بار گی کسی عورت کے حسن و جمال پر پڑ جاتی ہے اور پھر خدا کے خوف سے وہ اپنی آنکھیں اس کے حسن سے بچالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایسی عبادت کی کیفیت ظاہر فرماتا ہے جس کا وہ مزہ پاتا ہے۔

اس تحریص و ترغیب کے بعد تہدید و تنبیہ و تخویف دیکھو۔

آج دنیا نے زِنا کو بہت معمولی چیز سمجھ لیا اس کو ایسا نظر انداز کیا جانے لگا کہ گویا یہ کوئی بری بات ہی نہیں حالانکہ حدیث صحیح میں ارشاد ہے کہ

شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ زنا ہے

ما نب بعد الشرک اعظم عند اللہ من نطفۃ و ضعھا رجل فی رحم لا یحل لہ

شرک کے بعد اللہ کے نزدیک اس گناہ سے بڑا کوئی گناہ نہیں کہ ایک شخص اپنے مادہ مخصوص کو کسی ایسی عورت کے محفل مخصوص میں پہنچائے جو اس کیلئے حلال نہیں (یعنی جائز قانونی بیوی نہیں)

http://www.rehmani.net

بلکہ ایک جگہ تو یہاں تک فرمادیا کہ

زنا کرنے سے ایمان جاتا رہتا ہے

اذا زنی العبد خرج منہ الایمان فکان فوق راسہ کالظلۃ

جب کوئی شخص (مرد یا عورت) زنا کرتا ہے تو ایمان اس کے سینے سے نکل کر
سر کے اوپر سایہ کی طرح آسمان اور زمین کے درمیان معلق ٹھہر جاتا ہے۔

حضرت عکرمہ نے عبداللہ بن عباس سے پوچھا کہ

کیف ینزع الایمان منہ؟ قال ھکذا و شبک اصابعہ ثم اخرجھا

ایمان نکل کیونکر جاتا ہے؟ تو ابن عباس نے اپنے ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور پھر انہیں کھینچ لیا
اور فرمایا کہ دیکھو اس طرح۔

لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن — مومن ہوتے ہوئے تو کوئی زانی زنا کر ہی نہیں سکتا۔

خدا پر ایمان ہے اس کو حاضر و ناظر جانتا ہے، تو اس سے نہ شرمائے گا کہ وہ ربِّ عظیم تو دیکھ رہا ہے اس روسیاہی کو مول لے کر
اسے کیا منہ دکھاؤں گا اس کے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو بتادیا کہ

الزانی بحیلۃ جارہ لا ینظر اللہ الیہ یوم القیمتہ ولا یزکہ و یقول لہ ادخل النار مع الداخلین

اپنے ہمسایہ کی حلال عورتوں کے ساتھ زنا کرنے والے شخص کی طرف مالک عالم ذرا بھی نظر التفات نہ فرمائے گا اور
نہ اسے ناپاکی سے پاک کرے گا بلکہ یوں فرمائے گا کہ جا اور جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تو بھی جہنم میں جا۔

کیونکہ ایک حدیث میں ارشاد ہے۔

اشتد غضب اللہ علی الزناۃ ان الزناۃ یاتون تشتعل و جوھھم نارا

زنا کرنے والے مرد و عورت پر خدا کا غضب بہت ہی سخت ہوتا ہے قیامت کے دن تو ان کا عجیب حال ہوگا زانی مرد و عورت
قیامت کے دن اس طرح دربارِ خداوندی میں لائے جائیں گے کہ ان کے چہرے آگ کی طرح دہکتے ہوں گے۔
آج پردوں میں چھپ چھپ کر کالا منہ کرلیں، کل قیامت کے دن معلوم ہوجائے گا اور سب میں رسوائی ہوگی۔

http://www.rehmani.net

ان السموات السبع والارضين السبع والجبال لتلعن الشیخ الزانی

وان روج الزناۃ لیوذی اھل النار فتن ریھا

ساتوں آسمانوں ساتوں زمینیں اور پہاڑ بڈھے زنا کار پر لعنت بھیجتے ہیں اور قیامت کے دن زنا کار مرد و عورت کی شرم گاہوں سے اس قدر بدبو آتی ہوگی کہ جہنم میں جلنے والے جہنمیوں کو بھی اس بدبو سے تکلیف پہنچے گی۔

آج ذرا سے بھنگے سے ڈرتے ہو، سانپ کی صورت بلکہ نام سے بھی بھاگتے ہو سن لو کہ

من قعد علی فراش مغیبۃ قبض اللہ لہ ثعبانا یوم القیمۃ

جو کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے ساتھ ہم بستر ہو، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر ایک بڑے زہریلے سانپ کو مسلط کردے گا۔

وہ خطیب امم سیّد اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسے دل لبھانے والے انداز میں وعظ فرماتے اور مسلمانوں کے گروہ کو پکارتے ہیں۔

زنا کرنے سے افلاس آتا ہے

یا معشر المسلمین اتقوا الزنا فان فیہ ست خصال ثلاث فی الدنیا و ثلث فی الاخرۃ فاما التی فی الدنیا فیذھب بھا الوجہ و یورث الفقر و ینقص مسکنت العمر و ما التی فی الاخرۃ فیورث السخط و سوء الحساب والخلود فی النّار

اے مسلمانوں کے گروہ زِناہ سے بچتے رہنا اس کی چھ خاصیتیں ہیں تین دنیا میں ہی اپنا اثر دکھاتی ہیں اور تین آخرت میں۔ دنیا میں یہ تین باتیں پیدا ہوتی ہیں کہ (۱) چہرہ کی رونق اور وجاہت جاتی رہتی ہے (۲) آخر کبھی نہ کبھی فقیری آتی ہے اور ٹکڑے ٹکڑے کو محتاج ہو ہی جاتی ہے (۳) عمر گھٹتی ہے......اور آخرت کی تین باتیں ہیں کہ (۱) اللہ کا غضب ہوتا ہے (۲) بُرا حساب ہوتا ہے (۳) اور جہنم میں پڑا رہتا ہے۔

مرد و عورت زنا کے گناہ میں دونوں برابر

یہ تمام احکام مرد و عورت سب کیلئے یکساں بے شک وہ مرد جو اس دولت بے بہا کو برباد کرتا اور نامۂ اعمال کو گناہ کی سیاہی سے کالا بناتا ہے سزا کا مستحق، عذاب کے قابل اس کے چہرہ پر پھٹکار برسے، فقیری و مصیبت میں مبتلا ہو، دنیا و آخرت دونوں میں روسیاہ ہو، اسی طرح وہ عورت جو اپنی عفت و عصمت جیسی بیش قیمت چیز کو چند لمحہ کی ناپائیدار لذت کے سبب خاک میں ملا کر عمر بھر کیلئے کلنک کا ٹیکہ اپنے ماتھے پر لگائے یقیناً سخت سزا کی سزاوار، عذابِ خداوندی میں گرِفتار، نہ دنیا میں کوئی غیرت والا، عزت والا مرد ایسی بے غیرت و بے حیا کا خریدار، نہ آخرت میں اس کی طرف نظر کرم پروردگار۔

http://www.rehmani.net

بازاری فاحشہ عورتیں

جنہوں نے حیاء وشرم کے نقاب کو اٹھایا پہلے ہی بے غیرتی کے پشواز کو پہنا وہ یقیناً انسانی سوسائٹی کیلیے وہ ناپاک کیڑے ہیں جو پلیگ اور ہیضہ کے کیڑوں سے زائد دنیا کیلیے خطرناک ہیں۔

عالم کا کوئی طبیب، زمانہ کا کوئی ڈاکٹر، اس حقیقت سے اِنکار نہیں کرسکتا کہ مختلف انسانوں کے ملنے کے سبب عورت اپنے جوہر عفت وعصمت ہی کو نہیں کھوتی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ صحت جیسی بیش قیمت دولت کو بھی خیر باد کہتی ہے طاعون وہیضہ کا مرض اس قدر پھیلتا ہو یا نہ پھیلتا ہو لیکن وہ ناپاک متعدی امراض جو انسانی زندگی کو ہمیشہ کیلیے تباہ و برباد کر رہے ہیں یقیناً ایسے ہی چشمہ امراض سے سیرابی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

محکمہ حفظان صحت سے دو دو باتیں

ہاسپٹل مختلف مواقع پر کھولے گئے تا کہ امراض کی دوائیں مفت تقسیم کی جائیں مرض کے آنے سے پہلے حفظ ما تقدم کیلیے چیچک کا ٹیکہ لگانے کا انتظام بھی بہت باضابطہ کیا گیا، یہاں تک کہ حج کے فرض کو ادا کرنے بھی کوئی جانے نہ پائے جب تک کہ ٹیکہ نہ لگایا جائے، ذرا آب وہوا میں خرابی آئی کہ فوراً (Disinfection) کا کام جاری ہوا، کوچہ وبازار میں بہنے والی نالیوں میں فنائل ڈالا گیا لیکن ان گندی نالیوں کی صفائی کی بھی کوئی تدبیر کی گئی جن کے کیڑے آتشک اور سوزاک، برص اور جذام جیسے ناپاک امراض کو دن بدن پھیلاتے ہی چلے جا رہے ہیں، چیچک اور طاعون کے اعداد وشمار ہمیں بتائیں گے کہ کس قدر جانیں اس میں ہلاک ہوئیں اور کتنے بیمار ہیں، لیکن کوئی دفتر اس کا بھی ہے جس میں ان ناپاک امراض کی فہرست ہو؟ اگر نہیں تو اطباء سے پوچھو ڈاکٹروں سے دریافت کرو وہ بتائیں گے کہ یہ مہلک امراض ان گلیوں اور کوچوں سے چل کر بڑے بڑے شرفاء کے محلوں اور قلعوں میں پہنچ چکے ہیں بدکار، حرام کار مردان گندی بیماریوں کو بازاری عورتوں سے دام دے کر خریدتے ہیں، ان ناپاک مردوں کے کرتوت کے سبب گھر میں بیٹھنے والیاں بھی ان امراض کا شکار ہو رہی ہیں، وہ بے چاریاں اپنی حیاء وشرم کے سبب اس راز کو چھپاتی ہیں اور بلاوجہ و بلاقصور معصوموں کی جانیں ہلاک ہوجاتی ہیں کیا کوئی دردمند ہے جو ان بے کس معصوم خاتونوں ہی کے حال ہی پر رحم فرمائے اور ان بے زبان مظلوموں ہی کی خاطر سے ان کی ناپاکی کے انسداد کی تدبیر عمل میں لائے......؟

http://www.rehmani.net

زنا کا لائسنس اور ڈاکٹری معائنہ

بعض ملکوں میں دیکھا گیا ہے کہ حکومت کی طرف سے بازاری پیشہ ور عورتوں پر یہ قید لگائی گئی ہے کہ وہ اوّل حرام کاری کیلئے حکومت سے اجازت حاصل کریں اور زنا کا لائسنس (اجازت نامہ) لیں اور اس کی فیس حکومت کے خزانہ میں داخل کریں پھر ہر ہفتہ یا پندرھویں دن اپنا ڈاکٹری معائنہ کرائیں اگر کسی متعدی بیماری میں مبتلا پائی جائیں تو اس بیماری سے صحت پانے تک لائسنس ضبط رہے۔ نیز عیاش طبع حرام کاروں کیلئے یہ ہدایت ہے کہ کسی پیشہ ور عورت کے پاس جانے سے پہلے اس کا لائسنس اور صحت کی رپورٹ دیکھ لیں۔

اس قانون پر اخلاقی حیثیت سے تو تبصرہ کرنا ہی بیکار ہے جن کے نزدیک زِنا جیسا ناپاک کام اخلاقی جرم ہی نہیں، انہیں نائیکہ کی طرح کمائی میں حصہ لڑانے اور ٹیکس لینے میں کیا شرم عار یہ کہنے کی بھی ضرورت نہیں کہ اس قسم کے ڈاکٹری معائنہ کا نمونہ رات دن دنیا کے سامنے پیش اگر ایک سنگدل قصاب اپنے ٹکے سیدھے کرنے کیلئے کمزور ناتواں بیمار جانور کو ذبح کرنے کی اجازت ڈاکٹر صاحب کی جیب گرم کر کے بہت آسانی سے حاصل کر سکتا ہے تو ان نرم و نازک دلربایانہ موتوں کو پاس حاصل کرنے میں دشواری ہو سکتی ہے؟ درآنحالانکہ ان کو یہ خوف دامن گیر ہے کہ اگر صحت کا پاس نہ ملا تو گاہک دوسرا گھر دیکھ لیں گے اور مکان ہمیشہ کیلئے ٹھنڈی پڑ جائے گی۔

نوجوان مردوں سے خطاب

پیارے نوخیز نوجوانو! تمہیں اپنی اُبھرتی ہوئی جوانی کا صدقہ، سنبھلنا، بچنا، ہوشیار رہنا دیکھو دیکھو اس گلی میں قدم بھی نہ رکھنا جہاں تمہاری جوانی کے چور بستے ہیں تمہاری عمر بھر کی کمائی برباد ہوگی سخت ناپاک امراض کی مزید سزا ساتھ ملے گی، خدا کے دربار میں روسیاہ اور دنیا کی آنکھوں میں بے قدر، عمر بھر کیلئے صحت سے مایوس، عافیت آرام اور چین کی زندگی خواب وخیال ہو جائے گی عقل والے انسان کا کام ہے کہ دوسروں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔

مختلف قسم کے کھانے، کھٹے، میٹھے، تیز ترش سب ملا کر ایک جگہ رکھ دیں سڑیں گے، بدبو پیدا ہوگی، کیڑے پیدا ہوں گے، برہما کی پنچھی تم نے نہ چکھی ہوگی یہ وہ مچھلی ہے جو سرکہ اور کھٹائی میں مدتوں سڑائی جاتی ہے جب اس میں موٹے موٹے کیڑے پڑ جائیں تب وہ عمدہ خوبصورت پلیٹ میں نکال کر نہایت مطلّف سر پوش سے ڈھکی ہوئی سامنے آتی ہے چینی کی سنہری کا مدار طشتری اور سر پوش کو دیکھ کر یہ سمجھ کر کہ کوئی عمدہ کھانا ہوگا تمہارا جی للچائے، منہ میں پانی بھر آئے مگر جب کھولو گے تو اگر دماغ صحیح ہے یقیناً اس کی بدبو ناک میں جاتے ہی ایسا پراگندہ بنائے گی کہ سب کھایا پیا بھول جاؤ گے پھر گبریلے کی طرح گجگجے کیڑے جب چلتے ہوئے نظر آئیں گے کھانا تو بڑی بات ہے محض دیکھ کر استفراغ نہ ہو جائے تو ہم ذمہ دار ہاں جو برہمی اس کے کھانے کے خوگر ہو چکے ہیں ان کیلئے البتہ یہ غذا خوشگوار۔

پیارے عزیزو! بازاری عورتیں بھی وہی برہما کی پنچھی ہیں پوڈر اور سرمہ پر نہ بہلنا، بالوں کی بناوٹ اور پشواز کی سجاوٹ پر نہ دیکھنا یہ وہی سر پوش اور طشتری ہے جس میں مختلف مزاج والے انسانوں کے ہاتھ پڑ چکے ہیں اور مختلف قسم کے مادوں نے ایک جگہ مل کر اس کے مزاج کو بدل کر اس قدر سڑا دیا ہے اور ایسے باریک باریک کیڑوں کو جو دیکھنے میں نہیں آتے، اس میں پیدا کر دیا ہے کہ تم اس کے پاس گئے اور انہوں نے ڈنک مارا بہرحال یہ ایسا ناگ ہے جس کا کاٹا سانس بھی نہیں لیتا۔ ایک وقت کی ذراسی لذت پر اپنی عمر بھر کی دولت آرام وراحت تندرستی وصحت اور عیش وعشرت کو نہ کھو بیٹھنا۔

نہ لائق بود عیش با دلبرے   کہ ہر بامداوش شوہرے

http://www.rehmani.net

طوائفوں کے نام محبت کا پیغام

بازاری و پیشہ ور عورتیں ناراض ہوں گی کہ ہم نے انہیں کیا کچھ کہا، وہ ہمیں گالیاں دیں گی کہ ہم نے ان کی روزی کو تباہ کرنے کا سامان کیا، لیکن انہیں بتا دیا جائے کہ ہم نے ان سے جو کچھ کہا ان کے بھلے کیلئے کہا، اب ہم انہیں سے پوچھتے ہیں کہ بتاؤ......

اے اللہ کی بندیو! تم انسان ہو، انسان کی طرح پیدا ہوئی ہو، قدرت نے تم کو عقل دی اور سمجھ دی اور اس عقل و سمجھ کے سبب اور جانداروں پر فضیلت دی۔ انسان کو جان و مال اور اولاد پیاری ضرور ہوتی ہے مگر زیادہ سمجھدار شریف الطبع انسان وہ کہا جاتا ہے جس کو ان تینوں کے مقابلہ میں عزت پیاری ہو، کتنے بہادر ہیں جو جان پر کھیل جائیں، مال لٹائیں، اولاد کی پرواہ نہ کریں، لیکن اپنی عزت پر حرف نہ آنے دیں کیا تم نے اس دنیا میں آنے سے پہلے عزت والے باپ کی پشت میں تربیت پائی ہے اگر ایسا ہے تو کیا تم بھی اس کی قائل ہو اور عزت کی اپنی نظر میں کوئی قدر و قیمت سمجھتی ہو اگر ایسا ہے تو کیا تم نے کبھی سوچا، کبھی غور کیا کہ آج سوسائٹی میں تمہاری کیا عزت ہے سوسائٹی سے مراد اپنی قوم کا محدود دائرہ نہ لینا، دنیا میں نظر دوڑاؤ اور اپنے لئے جگہ تلاش کرو، آج مانا کہ بڑے بڑے راجہ بھی تم پر جان نثاری کے دعوے کرتے ہیں تم کو ان کے برابر بیٹھنے کا نہیں بلکہ لیٹنے کا بھی موقع ملتا ہے مگر کیا تم سچے دل سے کہہ سکتی ہو کہ تم کو وہ عزت حاصل ہے جو ایک غریب، مفلس، پاک و دامن بی بی کو حاصل ہوتی ہے نہیں اور ہرگز نہیں۔

اگر تم کو اولاد پیاری ہے تو کیا تم ہی انصاف سے بتاؤ گی کہ تمہاری وہ گاڑھی کمائی جو مدتوں کی محنت کے بعد تمہارے وجود میں آئی دِن رات کو اٹھکیلیوں میں کس بری طرح برباد ہوتی ہے مانا کہ اس کی تربیت بھی کی اگر وہ تمہاری جنس یعنی لڑکی کی صورت میں نمودار ہوئی تو آخر کیا تم پسند کرتی ہو کہ وہ بھی اسی طرح بے عزت بنے، اسی طرح پیشے پر بیٹھے اگر لڑکا ہو تو کیا تم گوارا کرتی ہو کہ اس کو کوچہ بازار میں بھی حرام زادہ ہی کہہ کر پکارا جائے، تمہاری جان اگر تم کو پیاری ہے تو کیا تم نہیں چاہتیں کہ امراض سے بچو اور بیماریوں کا شکار نہ ہو، جو مرد بازاروں میں آتے ہیں یا تمہیں بلاتے ہیں کل کسی اور کے پاس گئے ہوں گے اس طبقہ کا حال خود تمہیں ہم سے زیادہ معلوم ......کیا تم چاہتی ہو کہ وہ ناپاک اور گندے امراض کو لائے اور تم تک پہنچائے۔ سچ یہ ہے کہ جسے نہ عزت کا ڈر، نہ جان کی پرواہ، نہ اولاد کا دھیان، صرف مال کا خیال اور چند ٹکے ہی عزت، آبرو، جان، اولاد سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو جائے تو اس سے زیادہ بے عزت اور کون ہوگا۔

http://www.rehmani.net

سچ بولنا کیا تم ایسی ہی ہوگئی ہو، اچھا یہی اور فقط یہی ہے تو انصاف سے بتاؤ کہ ایسے شخص میں اور کتے میں کیا فرق ہے۔ وہ بھی ایک ٹکڑے کیلئے دھتکارتا ہے، لکڑی کھاتا ہے مگر پھر دوڑ کر وہیں آتا ہے، اس انسانی صورت پر غرور نہ کرنا، ایسی صورت پتھر کی مورت بھی ہوسکتی ہے، ربڑ کی گڑیا کو بھی لباس پہنایا جاسکتا ہے، اصل صورت وہ ہے جو اعمال کے اعتبار سے قرار پائے آج بے عقل آدمی کو ہر شخص یہ کہتا ہے کہ گدھا ہے حالانکہ اس کی صورت آدمیوں کی سی ہے۔ اس طرح بے حیائی و بے غیرتی کے فعل کو اختیار کرنے والی صورتیں بظاہر آمیوں کی سی معلوم ہوں لیکن اگر کسی آنکھوں والے سے پوچھو گی تو وہ بتادے گا بلکہ اگر کوئی روحانی دور بین رکھنے والا درویش مل گیا تو وہ دکھا بھی دے گا کہ خنزیز جیسے بے حیا اور بے غیرت جانور کی صورت ہے، اللہ تمہارے حال پر رحم کرے اور تمہیں ہدایت دے۔

اللہ کی بندیو! جانوروں میں بھی مادہ ہوتے ہی ہیں لیکن کیا تم کوئی مادہ ایسی بتاسکتے ہو کہ جس نے اپنا پیٹ بھرنے کیلئے اس برے کام کو اپنا پیشہ بنایا ہو؟ افسوس تمہاری یہ حرکت تو انسانوں کی جماعت کو جانوروں کے سامنے بھی ذلیل بنا رہی ہے ہمیں افسوس تو زیادہ اس بات کا ہے کہ وہ مال جو اس طرح حاصل کیا گیا ہو، اس سے تم نے کپڑے بنائے، اس سے تم نے کھانا کھایا اس کی تم میں قوت آئی، اسی قوت سے تم نے عبادت بھی کی اور بعض نیک کام بھی کیے، بے شک تمہیں ان نیک کاموں کا ثواب ملنا چاہئے مگر کیا کیا جائے کہ اس گندہ مال اور گندی طاقت نے تمہاری تمام نیکیوں کو بھی گندہ کردیا عمدہ شربت میں ایک قطرہ بھی نجاست کا مل جائے تو تمام گلاس خراب ہوجائے یہاں تو تمام کام ہی شربت گندہ ہے۔

ان اللہ لا یقبل الا طیب اللہ پاک ہے صرف پاک ہی چیز قبول کرتا ہے۔

کتنی رنج کی بات ہے کہ ایک ذرا سے لطف کیلئے تم نے اپنی زندگی کی ایک بے بہا دولت کو یوں ہی لٹا دیا اس حسن ظاہری کو کب تک سنبھال سکتی ہو، جس کے بل بوتے پر آج کیا کیا ٹھاس جمار کھے ہیں کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے ؎

جوبن دھن پاؤ نادن چارا جاگی گرب گرے سو گنوارا
پسو کی کھال کی بنے پنھیا نوبت بڈھے نگارا
نریتری چام کام نہیں آوے جل بل ہوگئی سارا

http://www.rehmani.net
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ لاڈلی بیٹی جن کے نام کو سنتے ہی تم بلائیں لیا کرتی ہو، جن کے پیارے بیٹے کے غم میں تم چوڑیاں ٹھنڈی کیا کرتی ہو اور محرم کے چالیس دِن ماتمی لباس پہن لیا کرتی ہو، اس قدر حیا و شرم والی کہ اس عالم سے پردہ کرنے کے بعد کیلئے بھی یہ خیال و غم کہ کوئی میرے بدن کے بناؤ کو نہ دیکھے، جنازہ پر معمولی چادر پڑی ہوگی تو بدن کا بناؤ معلوم ہو جائے گا پیارے باپ کے وصال کے بعد پہلے پہل خوشی کے آثار چہرہ پر اسی وقت نمودار ہوئے جبکہ ایک خادمہ نے جنازہ کیلئے گہوارے کا نمونہ پیش کیا۔ ان کی یہ حیا اور تمہاری یہ حالت سبط مرتضیٰ شہید کربلا علیہ وعلی ابیہ السلام نے جان دینا اختیار کیا مگر زانی و فاسق یزید کی بیعت واطاعت کو گوارا نہ کیا، آج تم نے ان کا سوگ منایا مگر یاد رکھنا یہ ہرگز کام نہ آئے گا جب تک انکے طریقہ کو اختیار کر کے اس ناپاک پیشہ سے توبہ نہ کرو گی۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی پیاری بیٹی جنت کی سیّدانی سے فرمائیں کہ اے فاطمہ عمل کیجئے قیامت کے دن یہ نہ پوچھیں گے کہ کس کی بیٹی ہو، یہ پوچھیں گے کہ کیا عمل لے کر آئی ہو؟

کیا تمہیں کبھی خیال آیا کہ تمہارا پیدا کرنے والا ربّ یوں فرما رہا ہے۔

لا تقربوا الزنا انه كان فاحشته وساء سبيلا

دیکھو زنا کے قریب بھی نہ جانا، یہ تو بڑی ہی بے حیائی کی بات اور بہت ہی بُرا راستہ ہے۔

کیا تم نے کبھی نہیں سنا کہ تمہارے پیغمبر روحی فداہ فرماتے ہیں۔

من زنى او شرب الخمر نزع الله منه الايمان كما يخلع الانسان القميص من راسه

جس نے زنا کیا یا شراب پی اللہ تعالیٰ اس میں سے ایمان کو اس طرح نکال لیتا ہے جیسے انسان سر میں سے کرتا نکال ڈالتا ہے۔

تمہیں یہ بھی خبر ہے کہ

ان الله يدنو من خلقه فيغفر لمن استغفر الا البغى بفرجها

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے قریب ہوتا ہے اور کوئی مغفرت طلب کرے اسے بخشتا ہے
لیکن اس عورت کو نہیں بخشتا جو اپنی شرمگاہ کا ناجائز استعمال کرتی رہی ہے۔

ہم نے جو کچھ کہا، تمہارے بھلے کیلئے کہا، ہم نہیں چاہتے کہ تم جنس انسانی سے ہو کر حیوانات بلکہ ان سے بھی بدتر زندگی گزارو، ہم نہیں چاہتے کہ تم اس اسلام کے نام پر بدنما داغ لگاؤ جو اس ناپاک فعل میں پھنسنے والوں کو واجب القتل قرار دے۔

http://www.rehmani.net

ہم نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان پڑھا ہے کہ

من سن سنه فله و زرها و زرمن عمل بها

جس کسی نے کوئی برا راستہ نکالا اس پر اس کا بھی گناہ اور جو اس راہ پر چلے اس کا بھی گناہ۔

آج تمہاری اس خرابی و بیہودہ روش سے کتنے نونہالان چمن انسانیت برباد ہوتے ہیں یاد رکھنا کہ تم پر تمہاری تنہا بداعمالیوں کا بوجھ ہی نہیں بلکہ ان سب کی بداعمالیوں سے تمہارا نامۂ اعمال سیاہ پر سیاہ ہوتا چلا جاتا ہے اور ہوتا رہے گا پھر اگر تمہاری اولاد یا پروردہ نے بھی اسی پیشہ کو اختیار کیا تو اس کی تمام بداعمالیوں جس طرح اس کے نامۂ اعمال کو سیاہ کریں گی تمہارے مرنے کے بعد بھی تمہارے نامۂ اعمال میں اسی طرح گنی جائیں گی، اس لئے کہ ان کی بنیاد تم نے ہی ڈالی پھر جب تک پھر تمہارے سدھانے کا یہ سلسلہ چلے ان میں سے ہر ایک بداعمالی تمہاری ہی بداعمالیوں میں اِضافہ کرنے والی ہوگی، لِلّٰہ اب بھی باز آؤ! توبہ کا دروازہ کھلا ہے موت کا قاصد سر پر کھڑا ہے۔ اب بھی توبہ کرو اور شریفانہ زندگی اختیار کرو جو ہونا تھا ہولیا...... وہ ربّ غفور اب بھی محبت کے ساتھ تمہیں پکار کر کہتا ہے۔

هل من مستغفر فاغفرله ہے کوئی مغفرت مانگنے والا جو بخشش چاہے اور میں اسے بخشوں۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ — گر کافر و گبرو بت پرستی باز آ
ایں درگہ مادر کی نومیدی نیست — صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

http://www.rehmani.net

خلاف فطرت صورتیں

تم نے ابھی پہلے باب میں مطالعہ کیا کہ قدرت نے عجیب وغریب طاقت مرد وعورت کو عطا فرما کر اس کے استعمال کیلئے ہر ایک کی حالت کے مطابق آلات بھی عطا فرمائے زبان چکھتی ہے آنکھ دیکھتی ہے ہاتھ چھوتے ہیں کان سنتے ہیں لیکن اگر ان اعضا میں کوئی خرابی آجائے مثلاً آنکھ کا کام ہے روشنی اور اُجالے میں دیکھنا، تم سورج کو ٹھیک دوپہر کے وقت نظر جما کر دیکھو یعنی بینائی کا غلط اور بے جا استعمال کرو...... نتیجہ کیا ہوگا؟ بینائی جاتی رہے گی اسی طرح اگر کانوں سے غیر موزوں طریقوں سے کام لیا گیا مثلاً توپوں کے چلنے یا جہاز کی سیٹی کی طرح سخت و دُرست کریہہ آوازیں یک لخت کانوں میں پہنچیں، تو بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ فوراً سننے کی طاقت جواب دے دے اور جاتی رہے ہم نے انجن اور ملوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو دیکھا ہے کہ وہ بہرے ہوجاتے ہیں اس لئے کہ دن میں آٹھ دس گھنٹے متواتر مشین کے چلنے کی آوازیں کان کے پردوں پر ایسا بوجھ ڈالتی ہیں کہ وہ بیکار ہوجائیں، اسی پر قیاس کرلو کہ وہ خاص آلے جو اس قدرت نے اس مخصوص قوت کے استعمال کیلئے دیئے ہیں اگر غلط طریق پر بے جا استعمال میں لائے جائیں گے تو ان کی بھی وہی حالت ہوگی۔

حسن و شباب کا یہ گوہر لطیف اور جوانی کا یہ انمول خزانہ، ناف کے نیچے ایک تھیلی میں محفوظ ہے اور اس کے باہر لانے کیلئے ایک آلہ اور رستہ معین، مردوں میں وہ رستہ جس کے ذریعہ یہ باہر آتا ہے ایک اسفنج کے جیسا بناؤ رکھتا ہے اور اسی میں ملے جلے پٹھے اور رگیں۔ اسفنجی جسم کے اندر جلدی سے محسوس کرنے کی ایک خاص طاقت قدرت کی طرف سے رکھی گئی ہے اسی طرح عورت کے جسم میں بھی اس کیلئے خاص مقام فطرت نے مقرر کیا اور دونوں کے ان مخصوص آلوں میں ایسی مناسبت رکھی کہ حقیقی لذت اور واقعی ذوق حاصل کرنے کیلئے انہیں دونوں جسموں کا ملنا ضروری اگر مصنوعی شکلیں اختیار کرگئیں اور بناوٹی چیزوں سے کام لیا گیا تو سراسر نقصان ہی نقصان وہ ہوس پرست جو فطرت کے مقرر کئے ہوئے طریقے پر چھوڑ کر دوسری راہ کو اِختیار کرتے ہیں دھوکہ کھاتے اور بعد میں پچھتاتے ہیں قدرت نے انسان کے بدن میں ہر حصہ میں ایک خاص کام کی قدرت رکھی ہے فضلہ نکال کر پھینکنے کیلئے جو جگہ مقرر کی گئی اس میں اندر سے باہر پھینکنے کی قوت رکھی گئی۔ باہر سے اندر لینے کی استعداد اس میں نہیں، عضلات اور اس دروازہ پر اس نگہبانی کیلئے ہر وقت تیار کہ کوئی چیز باہر سے اندر نہ جانے پائے اگر خلاف فطرت اندر داخل کی جائے حفاظت کرنے والے عضلات زور لگائیں گے کہ وہ داخل نہ ہونے پائے وہ نازک جسم جو نرم اور مہین جھلی، باریک باریک رگوں میں سمٹنے اور کبھی پھیل جانے والے سب پٹھوں سے مرکب ہے اس جنگ میں سخت مقابلہ کرنے کے سبب دبتا ہے، بھینچتا ہے اس کا سر کچلا جاتا ہے اس خلاف فطرت ملاپ نہیں بلکہ لڑائی کا نتیجہ یہ ہے کہ رگیں دب جائیں کمزور پڑ جائیں پٹھے خراب ہوجائیں اور محسوس کرنے کی طاقت بڑھ جائے جڑ کمزور ہو کر جسم کا بناؤ بگڑ جائے ممکن ہے کسی جانب کجی بھی آجائے، احلیل پر زور پڑنے

http://www.rehmani.net
سے ورم پیدا ہوسکتا ہے جس کا اثر مادہ مخصوص کی تھیلی تک پہنچ کر گدگداہٹ پیدا کرے گا اور بار بار کی اس گدگداہٹ سے ایک رقیق مادہ نکلنا شروع ہوگا اس مادہ کے بار بار نکلنے اور ہر وقت عضلات میں نمی رہنے کے سبب تمام پٹھے ڈھیلے پڑ جائیں گے رگوں میں رطوبت اتر آئے گی نیلی نیلی، موٹی موٹی رگیں چمکنے لگیں گی اور ہمیشہ اس طاقت سختی اور توانائی کو صبر کرنا پڑے گا جو اوّل جسم میں موجود تھی کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایسی رطوبت نکلتے نکلتے منہ پر جم جاتی ہے اور اس گندگی کی نالی میں رُکنے کے سبب اندر زخم پڑ کر پیشاب میں جلن کا سخت مرض لاحق ہوجاتا ہے۔ بار بار یہ خلاف فطرت حرکت کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جھلی میں خراش پیدا ہوکر ہر وقت کی جھوٹی خواہش پیدا کرے گی کثرت کیساتھ اس خواہش کو پورا کرنے سے خزانہ خالی ہوجائے گا مادہ پورے طور سے بننے بھی نہ پائے گا کہ نکلنے کا سلسلہ بندھ جائے گا آخر جریان کی مصیبت لاحق ہوگی آنکھوں میں گڑھے چہرہ پر بے رونقی دل و دماغ کی کمزوری، غرض تمام اعضائے رئیسہ جواب دے بیٹھیں گے آخر اس خلاف فطرت حرکت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر انسان عورت کو منہ دکھانے اور دنیا کی زندگی میں وہ خاص لطف صحبت اٹھانے کے قابل نہیں رہتا......

ذرا سوچنا وہ وقت کیسی حیرت و ندامت کا ہوگا جب ایک دوشیزہ پاکدامن اپنی تمام امیدوں کا مرکز تم کو بنائے ہوئے تمہارے پاس آئے گی اور تم اس حالت میں گرفتار ہوگے تو شرم کے مارے سر بھی نہ اٹھا سکو گے۔ اِدھر اپنی صحت و عافیت و تندرستی کو عمر بھر کیلئے کھویا، اُدھر دوسری پاک دامن بے گناہ کی حسرتوں کا خون کیا، نہ خود زندگی کا لطف اٹھایا، نہ دوسرے کو پانے کا موقع دیا پھل لانا تو کجا بیج ڈالنے کے قابل بھی نہ رہے۔

آج اس کل کی بات کے متعلق سوچو اور ابھی بھی اسی اُبھرتی جوانی میں اندھے نہ بن جاؤ...... دیکھو دیکھو تمہارا ضمیر اس گندے، خلاف فطرت فعل پر تم کو خود ملامت کرے گا، اگر خدا پر ایمان ہے اور اس کے احکام کی تمہارے دل و دماغ میں کچھ قدر و قیمت، اس کے عذاب کا خوف اور عتاب کا ڈر، تو سنو سنو، وہ خداوندِ قدوس فرماتا ہے۔

اتاتون الذکران من العالمین و تذرون ما خلق لکم ربکم من ازواجکم بل انتم قوم عادون

کیا تم دنیا میں لڑکوں کو ملتے ہو اور خدا نے تمہارے لئے جو بیویاں بنائی ہیں انہیں چھوڑتے ہو،

یقیناً تم حد سے بڑھنے والے لوگوں میں سے ہو۔ (الشعراء:۱۶۵،۱۶۶)

http://www.rehmani.net

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے سب سے پہلے اس ناپاک عادت کو اختیار کیا، حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں بہت سمجھایا محبت بھرے انداز سے بتایا، پورا تاریخی واقعہ ہمارے تمہارے لئے درس عبرت کی شکل میں قرآن عظیم نے فرمایا۔

و لوطا اذ قال لقومه اتاتون الفاحشة ما سبقكم بها من احد من العالمين

انكم لتاتون الرجال شهوة من دون النساء بل انتم قوم مسرفون (الاعراف:۸۰،۸۱)

لوط علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسی بدفعلی کرتے ہوئے جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے کی ہی نہیں،

تم تو عورتوں کے بجائے مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو یقیناً تم حد سے بڑھنے والے لوگوں میں سے ہو۔

حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کے ان نالائق مردوں سے یہاں تک کہا کہ اگر تم کو اپنی نفسانی خواہش ہی پوری کرنی ہے تو میری قوم کی لڑکیاں حاضر ہیں، ان سے نکاح کر لو مگر لڑکوں پر تو نظر نہ ڈالو لیکن ان نابکاروں نے نہایت دریدہ دہنی سے ان کو یوں جواب دیا۔

مالنا فی بناتك من حق وانك لتعلم ما نريد

آپ کی صاحبزادیوں کی ہمیں خواہش نہیں، آپ کو تو خبر ہے ہم کیا چاہتے ہیں۔

آخر وہ اپنی خباثت سے باز نہ آئے تو غضب الٰہی حرکت میں آیا اور وہ تمام لوگ جو اس خبیث عادت میں مبتلا ہو کر آئندہ نسلوں میں بھی اس ناپاکی کو پھیلا رہے تھے اس طرح ہلاک کئے گئے کہ

فاخذتهم الصيحة مشرقين فجعلنا عاليها سافلها و امطرنا عليهم حجارة من سجيل

پس سورج نکلتے وقت چنگھاڑ نے پکڑ لیا اور ان کی بستی کو اوپر نیچے کر ڈالا اور ان پر کھنگ کے پتھر برسائے۔

اس درس عبرت کو دیکھتے ہوئے بھی کیا آنکھیں نہ کھلیں گی اور ایسی ناپاک حرکت کی نیت رہے گی کیا یہ تمنا ہے کہ معاذ اللہ خدا کا وہی عذاب پھر آئے؟ کیا یہ خیال ہے کہ جب تک دیکھ نہ لو، نہ مانو گے؟ جو لوگ اس مصیبت میں مبتلا ہو چکے ہیں اور اس عذاب کو اپنے سر پر لے چکے ہیں، ان کی صورتیں دیکھ لو، نہ چہرہ پر رونق، نہ رخساروں پر تازگی، منہ پر پھٹکار برستی ہے اس لئے کہ مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔

ملعون من عمل قوم لوط (حدیث، رزین) جس نے لوط (علیہ السلام) کی قوم کا سا کام کیا وہ ملعون ہے (پھٹکار کا مارا ہے)۔

ایک حدیث میں یہاں تک صاف صاف بتا دیا گیا کہ ایسا خلاف فطرت کام مسلمان کا کام نہیں۔

من اتنى شيئا من النساء او الرجال فى ادبارهن فقد كفر

جس نے عورتوں یا مردوں سے ان کے پیچھے کے مقام میں جائز سمجھتے ہوئے مجامعت کی یقیناً اس نے کفر کیا۔

http://www.rehmani.net

اس ناپاک کام سے یہاں تک بچایا گیا کہ اس کے مقدمات کو بھی اس فعل میں شامل فرمایا گیا۔ انہیں بھی لعنت کا سبب بتایا، خدا کی طرف سے غیب کی خبریں پانے والے، چھپی باتیں، آئندہ واقعات بتانے والے، مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

سیکون فی اخر الزمان اقوام یقال لھم اللوطیہ علی ثلاثہ اصناف فصنف ینظرون و یتکلمون و صنف ینظرون و یتکلمون و صنف یصافحون و یعانقون و صنف یعلمون فالك العمل ملعنۃ اللہ علیھم الا ان یتوبوا فمن تاب تاب اللہ علیہ

کہ آخر زمانہ میں تین قسم کے لوگ ہوں گے جن کو لوطی کہا جائے گا ایک وہ جو لڑکوں کو فقط گھوریں گے اور باتیں کریں گے ایک وہ جوان سے مصافحہ اور معانقہ کریں گے ایک وہ جو (ان لڑکوں) کے ساتھ فعل بد کریں گے ان سب پر خدا کی مار پھٹکار ہو مگر وہ جو توبہ کرلیں جس نے سچی توبہ کرلی اللہ نے قبول کی۔

اس شخص پر مالک عالم کی نظر کرم کیوں ہو جو اس کی مرضی اس کی فطرت اس کے قاعدہ کے خلاف اپنی بیش بہا، بیش قیمت دولت کو برباد کرے۔

لا ینظر اللہ انی رجل او امراۃ فی الدبر

جس شخص نے مرد یا عورت سے اس کے پیچھے کے مقام پر مجامعت کی اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔

غیر عورت اجنبی خاتون کے ساتھ غیر قانونی صورت سے آگے کی طرف ملنے میں ایک خفیف سا احتمال یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اگر حمل ٹھہر گیا اور اس نے اسے گرایا تو اگر چہ پورا بن گیا تھا اور پھر پھینکا گیا تو کوڑے پر یا نالی میں پڑ کر کسی صورت سے شاید پیدا ہونے والا بچہ جانبر ہو بھی جائے اگر چہ اس ضائع کرنے والے نے تو ضائع کرنے پھینکنے اور اس طرح اس کے قتل کا سامان کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی لیکن اس خلاف فطرت صورت میں وہ احتمال ضعیف بھی نہیں لڑکوں کے پاس یا عورت کی پچھلی طرف وہ آلہ ہی نہیں جہاں یہ مادہ ٹھہرے اور بچہ بنے اس لئے بچہ بننے سے پہلے ہی ضائع ہوگا، اس لئے بیج کے ضائع کرنے والے قاتل کی سزا بھی وہی قتل ہے چنانچہ صحیح حدیث میں فرمایا گیا۔

ارجموا الاعلی والاسفل ارجمو...... یعن الذی عمل قوم لوط (الحدیث)

قوم لوط کا سا فعل کرنے والے کو سنگسار کرو، اوپر والے نیچے والے دونوں ہی کو سنگسار کرو۔

http://www.rehmani.net
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تو اس فعل خبیث کے فاعل کے معمولی قتل پر بس نہ کی بقول بعض اس کو آگ میں جلایا۔

حضرت صدِّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر دیوار گرائی اس لئے کہ اس ناپاک فعل میں تو انسان جانوروں سے گیا گزرا ہوا، نراور مادہ کی رعایت وہ بھی رکھیں، اپنی جنس کو وہ بھی پہچانیں۔ اس نے اگر عورت کی جگہ مرد کو دی، یا ان پنڈت صاحب کی طرح جن کی خبر ابھی حال ہی میں کسی اخبار میں پڑھی، اپنی جنس کو بھی چھوڑا، گائے پر نظر ڈالی تو اسلام اپنے جامع احکام میں بہائم کو اپنی آلودگی سے ملوث کرنے والے کو بھی اس سزا کا مستحق گردانتا ہے حدیث میں آتا ہے۔

من اتی بهيمة فاقتلوه واقتلوها معه

جو شخص چوپائے کے ساتھ فعل بد کرے اسے اور اس چوپایہ دونوں کو قتل کردو۔

اس فاعل تو فاعل، اس چوپایہ کو بھی قتل کردینے کا حکم دیا گیا، لوگوں نے عبداللہ بن عباس سے پوچھا کہ چوپایا نے کیا بگاڑا انہوں نے فرمایا اس کی وجہ اور سبب تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہیں سنا مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا بلکہ اس کا گوشت تک کھانا ناپسند فرمایا۔

اقتلوا الفاعل والمفعول به فی عمل قوم لوط

قوم لوط علیہ السلام کے سے فعل بد والے فاعل ومفعول دونوں کو قتل کردو۔

مفعول بھی اس قتل میں شریک اس ناپاک کی سزا بھی یہی ہے کہ اسے قتل کردیا جائے تاکہ خبیث عادت دُنیا میں اور پھیلنے نہ پائے یہ وہ ناپاک فعل ہے جو انسانی فطرت کے خلاف عقل کے خلاف، مذاہب اور دین کے خلاف خود تمہاری تندرستی اور عافیت کے خلاف بلکہ سچ پوچھو اور انصاف سے دیکھو تو تمہارے نفس کی لذت کے بھی خلاف ہے۔

فهل انتم منتهون ؟ بولو کیا تم بچو گے؟

http://www.rehmani.net

استمنا بالید یا اپنے ہاتھوں خاص قوت کی بربادی

تم نے ابھی اس سے پہلے باب میں دیکھا کہ مرد کا یہ خاص آلہ جو اس جوہر لطیف کو عورت کے خزانہ تک پہنچانے کیلئے بنایا گیا ہے ایک اسفنج کا سا بناوٗ اپنے اندر رکھتا ہے جسکے سبب وقتِ ضرورت یہ بڑھ سکتا ہے اور ضرورت پوری ہونے کے بعد گھٹ جاتا ہے اور اس کی تھوڑی سی تشریح اور دیکھ لو تا کہ آئندہ جو بات ہمیں بتانی ہے اور جس مصیبت پر ہمیں آگاہ کرنا ہے وہ بآسانی سمجھ میں آجائے۔

پورے جسم کے تین حصے الگ الگ خیال میں لو: (۱) سر (۲) درمیانی جسم (۳) جڑ۔

جڑ سے سر کی جڑ تک تمام جسم اسفنج کی طرح خانہ دار بنا ہوا ہے۔ جس کے سبب وہ آسانی سے پھیل اور سمٹ سکتا ہے، اس کے خانے پٹھوں، موٹی رگوں اور باریک باریک رگوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ رگیں اور پٹھے شاخ در شاخ ہو کر تمام جسم کے خانوں میں پھرتے ہیں۔ جا بجا ان میں تھوڑے تھوڑے گوشت کے ریشہ بھی ہیں جسم کے اوپر کی طرف دو خاص جھلّیاں ہیں جو اوپر نیچے واقع، اس جھلّی میں پٹھوں کے باریک باریک تار اس کثرت سے ہیں کہ ان کا شمار دشوار۔ سیون کی طرف ایک باریک پٹھا ہے جو زندگی کی روح کو یہاں لاتا ہے، اس میں بھی پٹھوں کے باریک باریک تار موجود ہیں۔

سر...... یہ بھی اسفنجی صورت کا بنا ہوا ہے۔ اس میں بہت باریک باریک خون کی رگیں ہیں اور پٹھوں کے نہایت نازک باریک باریک تار جن میں احساس کی قوت سب سے زیادہ۔ یہ تمام پٹھے کمر اور دماغ سے ملے ہوئے ہیں، گویا ان کو بجلی کی تاروں کی طرح سمجھو، اُدھر دماغ میں خیال پیدا ہوا، اِدھر ان اعصاب نے اپنا کام شروع کیا، دماغ سے خواہش اور اِرادہ کا ظہور فوراً اُدھر محسوس ہوا اور کمر سے ان پٹھوں کے لگاوٗ نے جسم کو تنا رکھا۔ یہ سب کچھ اس لئے بتایا گیا کہ صرف اتنی بات سمجھ میں آجائے کہ اگر ان پٹھوں اور رگوں پر کوئی غیر معمولی دباوٗ پڑے، یا یہ تار کسی طرح خراب ہو جائیں تو دماغ تک اس کا اثر پہنچے گا۔ کمر بھی اس کی تکلیف کو محسوس کرے گی، یہ بات تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ رگڑنے سے رطوبت کم ہوتی اور خشکی آتی ہے یہ خشکی کھجلی اور بڑھاتی ہے، کھجلانے اور بار بار رگڑنے سے کھال دُکھ جاتی ہے اور خون فوراً اس طرف دوڑ آتا ہے (جہاں چاہو بدن میں کھجا کر دیکھ لو) اور اگر زیادہ سلاوٗ گے، کھجاوٗ گے وہاں کچھ ورم بھی ہو جاتا ہے۔

اب سنو! عورت کے جسم میں قدرت نے ایسی رطوبت پیدا فرمائی ہیں جن کے سبب اگرچہ مرد کا جسم رگڑ ضرور کھاتا ہے لیکن نہ کوئی خراش پیدا ہوتی ہے نہ دُکھن، خون کا اس طرف دوڑ کر آنا ہیجان کو بڑھاتا ہے لیکن اندر کی رگوں اور پٹھوں پر کوئی ایسا ناگوار بار نہیں پڑتا جس سے اندر کسی قسم کی سوجن پیدا ہو اور تکلیف پہنچے۔ اس کے بالمقابل دنیا کی تمام لیس دار رطوبتوں میں کوئی رطوبت تیل ہو یا صابن، ویسلین ہو یا گھی ہرگز وہ کیفیت نہیں پیدا کر سکتی، جو اس قسم کے رگڑ کی تکلیف سے بچائے اور عورت کے مخصوص جسم کے سوا انسانی جسم کا کوئی حصہ بھی ایسا نرم نہیں، جو اپنی خراش سے مرد کے جسم کو محفوظ رکھ سکے۔

http://www.rehmani.net

ہاتھ اور ہاتھ میں بھی ہتھیلیوں اور انگلیوں کی کھال ویسے ہی سخت پھر دُنیا کے کام کاج میں مصروف رہنے والے مردوں کی کھال اور زیادہ سخت ، ہاتھ اس جسم نازک سے چھیڑ چھاڑ کر کے اس نازک جھلّی کو سخت دُکھ پہنچاتا ہے، وہ باریک باریک رگیں اور پٹھے بھی اس سختی کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے، خواہ کیسی ہی رطوبتیں اور چکناہٹ کیوں نہ استعمال میں لائی جائیں، رگیں اور پٹھے اس خراش سے اس قدر جلد اثر لیتے ہیں کہ ورم پیدا ہوتا ہے اور ایک بار اپنے ہاتھوں اس بے بہا دولت کو برباد کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حس بڑھ کر بار بار ہاتھ اس کام کی طرف بڑھتا ہے وہی ایک کھجلی کی سی کیفیت بار بار طبیعت کو ابھارتی ہے اور دو تین بار (معاذاللہ) ایسا کیا گیا تو وہی ورم مستقل صورت اختیار کرتا ہے، نرم و نازک رگیں دب کر رگڑ کھا کر سُست ہو جاتی اور پٹھے اس قدر ذی حس ہو جاتے ہیں کہ رفتہ رفتہ معمولی، رگڑ سے بھی ہیجان ہو کر وہ انمول مادّہ یونہی پانی کی طرح بہہ جاتا ہے، رگوں کی سُستی پٹھوں کی خرابی، جسم کی حالت کو بگاڑتی ہے۔ اسفنجی قسم کے اجسام کے دبنے سے سب سے پہلا جو اثر ہوتا ہے وہ جڑ کا کمزور اور لاغر ہو جانا ہے۔ اس کے علاوہ درمیانی حصہ جسم میں بھی جہاں جہاں رگیں اور پٹھے زیادہ دب جائیں گے وہ ہموار نہ رہے گی اور جسم ٹیڑھا ہو جائے گا، رگیں جو ان اسفنجی خانوں میں ہیں، ان کے دبنے سے خون اور روح حیوانی کی آمد کم ہوگی ، رگیں پھیل نہیں سکیں گی، لہٰذا اسفنجی جسم بھی نہ پھیل سکے گا، سختی جاتی رہے گی، جسم ڈھیلا اور بے حد لاغر ہو جائے گا۔ اس کے بعد خواہ کتنی بھی کوشش کیوں نہ کی جائے، جسم کی ترقی ہمیشہ کیلئے رُک جاتی ہے اور اپنے ہاتھوں کے اس کرتوت کے سبب یہ جسم عورت کے قابل رہتا ہی نہیں اگر کوئی بے زبان عصمت وعفت کی دیوی ایسے شخص کے سپرد کر دی گئی تو عمر بھر اپنی قسمت کو روئے گی اور یہ بدنصیب حقیقۃً اس کو منہ دکھانے کے قابل نہ ہوگا۔ اس لئے کہ اوّل تو اس سے مل ہی نہیں سکتا اور اگر کسی ترکیب سے مل بھی جائے تو مادّہ سے اولاد پیدا کرنے کے اجزاء مر چکے ہیں، اب اسے اولاد سے ہمیشہ کیلئے مایوس ہو جانا چاہیئے اگر اس عادت خبیثہ کو اور جاری رکھا گیا تو کھال کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور حس اس قدر بڑھ جاتا ہے معمولی کلف دار کپڑے کی رگڑ سے بھی انسانی جوہر برباد ہو جاتا ہے، پٹھوں کا حس اس قدر خراب ہو جاتا ہے کہ (دماغ سے تعلق رکھنے کے سبب) اِدھر دماغ میں خیال آیا اُدھر مادّہ ضائع ہوا۔ یہ وہ نازک حالت ہے کہ اس جسم خاص کی ان خرابیوں کے سبب تمام جسم انسانی کی مشین خراب ہو جاتی ہے۔ ابھی تم نے دیکھا کہ ان پٹھوں کا تعلق دماغ سے ہے ان کی خرابی سے دماغ خراب ہوا، تمام جسم کی طاقتیں دماغ کی تابع اس کی خرابی سے تمام قوتیں خراب، نظر کمزور ہوگی، کانوں میں شائیں شائیں کی آوازیں آئیں گی، مزاج میں چڑچڑاپن ہوگا، خیالات میں پریشانی بڑھتے بڑھتے دماغ بالکل نکما بنا دے گی اور اپنے ہاتھوں اس جوہر کو برباد کرنے کا نتیجہ جنون ہے۔

http://www.rehmani.net
تم نے پہلے باب میں مطالعہ کیا کہ یہ جوہرِ لطیف خون سے بنتا ہے اور خون بھی وہ جو تمام بدن کے غذا پہنچانے کے بعد بچا، بس اگر اس مادّہ کو اس کثرت کے ساتھ برباد کیا گیا کہ خون کو بدن کے غذا پہنچانے کا بھی موقع نہ ملا، قلب میں ٹھہر ہی نہ سکا کہ اس طرح نکال دیا گیا تو قلب کمزور ہو گا دل دھڑکے گا، ذرا سا پتہ کھڑکا اور اختلاج شروع ہوا۔ دل پر تمام بدن کی مشین کا دارومدار، جسم کو خون نہ پہنچا، روز بروز کمزور اور لاغر ہوتا گیا بلکہ اگر یہ کثرت اس حد کو پہنچی کہ خون بننے بھی نا پایا تھا کہ نکلنے کی نوبت آئی تو جگر کا فعل خراب ہوا، گردوں کی گرمی دُور ہوئی معدہ پر اثر پڑا، وہ خراب ہوا، بھوک کم ہوئی، ضعف نے ایسا آ دبایا کہ چند قدم چلنا مشکل، نہ دن کا چین رہا نہ رات کا آرام، رات کو سوئے آرام کیلئے۔ خیالات پریشان نے کبھی کوئی تصویر پیش کی اور کبھی ویسے ہی کہ بیان تک نہیں، کیا ہوا وہی کر دکھایا، جو اپنے ہاتھوں سے کیا جا رہا، صبح اٹھے تو بدن ست ہے، جوڑ جوڑ میں درد ہے آنکھیں چپکی ہوئی ہیں، اس لئے کہ ان کے عضلات بھی خاص جسم کے عضلات کے ساتھ ساتھ کمزور ہوتے گئے۔ سونا آرام کیلئے نہ تھا، جسم محسوس کر رہا ہے کہ اسے سخت تکلیف ہے، یہ سب کیوں ہوا صرف اس لئے کہ اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا گیا، یہ ہمارا کہنا جس طبیب سے چاہو دریافت کرو، جس ڈاکٹر سے چاہو مشورہ لے لو، وہ بھی یہی بتائے گا جو ہم نے کہا۔

ایک مشہور ڈاکٹر اپنی تالیف میں لکھتا ہے کہ جسے زرد دُبلا، کمزور، وحشیانہ شکل وصورت کا پاؤ، جسکی آنکھوں میں گڑھے پڑ گئے ہوں، پتلیاں پھیل گئی ہوں، شرمیلا ہو، تنہائی کو پسند کرتا ہو، اس کی نسبت یقین کر لو کہ اس نے اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا ہے۔

ایک زبردست تجربہ کار، طبیب، اعلیٰ درجہ کے معالج، اپنی تحقیق اس طرح شائع فرماتے ہیں کہ ایک ہزار تپ دق کے مریضوں کے اسباب مرض دق پر غور کرنے سے یہ ثابت ہوا کہ ان میں سے 186 عورتوں سے کثرت کے ساتھ ملنے کے سبب اس مرض میں مبتلا ہوئے۔ 414 صرف اپنے ہاتھوں اپنی قوت کے برباد کرنے کے سبب، باقی دوسرے امور بعض اسباب سے۔ 124 پاگلوں کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ ان میں سے 24 صرف اپنے ہاتھوں اپنے جسم خاص کے پٹھوں کو خراب کرنے کے سبب پاگل ہوئے اور باقی ایک سو دوسرے ہزاروں اسباب کے سبب۔

یہ آپ نے ابھی اسے پہلے پڑھ لیا کہ جب مادّہ مخصوص پتلا ہو جاتا اور تھوڑی تھوڑی رطوبت اکثر نکلتی اور بہتی رہتی ہے، تو نالی میں اس رطوبت کے رہنے اور سڑنے کے سبب بسا اوقات زخم پڑ جاتے ہیں وہ زخم بڑھتے بڑھتے بڑا قرحہ ڈالتے ہیں۔ اوّل اوّل پیشاب میں معمولی جلن ہوتی پھر مواد آنا شروع ہوتا اور جلن بڑھتی ہے یہاں تک کہ پرانا سوزاک ہو کر انسانی زندگی کو ایسا تلخ بنا دیتا ہے کہ اس وقت آدمی کو موت پیاری معلوم ہوتی ہے۔

اسی طرح ضائع کرتے کرتے مادّہ رقیق ہونے کے سبب خود بخود بلا کسی خیال کے پیشاب کے بعد یا پہلے یا پیشاب میں ملا ہوا نکل جائے گا۔ اس مرض کا نام جریان ہے جو تمام خرابیوں اور بہت سے شدید ترین امور کی جان۔

http://www.rehmani.net
اگر چہ اس غلط کاری کے سبب جسم میں ایسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ اصلی حالت پر آنا اور پھر وہی ابتدائی کیفیت پانا دشوار ہی نہیں یقیناً ناممکن ہے، اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ خدارا بچو، ہوشیار رہو، جنونِ جوانی میں اپنے پیروں پر آپ کلہاڑی نہ مارنا، ورنہ عمر بھر پچھتاؤ گے اس وقت ہمارا کہنا یاد آئے گا، سر پکڑ کر روؤ گے، اپنی جان کو کھوؤ گے مگر ؎

پھر پچھتاوت کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

آج ہی سنبھل جاؤ، اس بلا کے قریب بھی نہ پھٹکو، ہوشیار ہوشیار، اپنے آپ کو سنبھالو، ذرا صبر کرو۔

ہم تمہارے والدین سے کہتے ہیں کہ جلد تمہارا باقاعدہ نکاح کر دیں اور اگر وہ دیر کریں تو تمہیں اجازت ہے کہ تم خود بول اٹھو، یا خود کسی مناسب جگہ نکاح کرلو۔ لوگ اس کو بے حیائی کہیں مگر ہم نہ کہیں گے اس ناپاک عادت سے تو بچو گے، جان سے تو ہاتھ نہ دھوؤ گے۔

اگر خدانخواستہ نصیب دشمناں کوئی شخص اس بری عادت کا شکار ہو چکا ہے تو اسے ہمارا دردمندانہ، مخلصانہ مشورہ کہ خدارا اشتہاری دواؤں کی طرف مائل نہ ہونا۔ نظر بھر کر بھی نہ دیکھنا، یہ دوسرا زہر کا پیالہ نہ پئے جو ہونا تھا ہولیا، سب سے پہلے سچے دل کی توبہ کرو اور پھر کسی اچھے تجربہ کار تعلیم یافتہ طبیب کے پاس جایئے، بغیر شرمائے اسے اپنا سارا کچا چٹھا سنایئے اور جب تک وہ بتائے باقاعدہ پورے پرہیز کے ساتھ اس کا علاج عمل میں لایئے، امید ہے کہ کچھ نہ کچھ مرہم پٹی ہو جائے گی۔

تم نے دیکھا کہ مبارک دین اسلام نے تمہیں سب سے پہلے یہ تعلیم دی کہ خدا کو شاہد و موجود مانو۔ آج دنیا سے چھپ کر برائیاں کر بیٹھتے ہو یہ سوچو کہ وہ تو دیکھ رہا ہے، اس سے بچ کر کہاں جائیں گے۔ اس نے زنا کو حرام کیا اس کی سزا بتائی، اس نے لواطت کو حرام کیا، اس پر سزا معین فرمائی کہ اس دنیا میں یہ سزائیں دی جائیں تو آخرت کے عذاب سے بچ جائے، لیکن اپنے ہاتھوں اس انمول خزانہ کو برباد کرنا ایسا سخت گناہ ٹھہرایا گیا کہ دنیا میں کوئی سزا بھی ایسے شدید جرم کیلئے کافی نہیں ہو سکتی، جہنم کا دردناک عذاب ہی اس کا معاوضہ دنیا میں اس فعل ناپاک کے مرتکب کی صورت پر خدا کی ہزاروں لاکھوں پھٹکاریں۔

نَاكِحُ الْيَدِ مَلْعُوْن ہاتھ کے ذریعہ اپنی قوت کو نکالنے والا ملعون ہے۔

اس پر برہان قاطع و دلیل ساطع اور قیامت میں ان زانیوں سے زیادہ سخت عذاب جن پر دنیا میں حد نہ قائم کی گئی، لِلّٰہ اس عذاب سے بچنا اور دنیا و آخرت کو تباہ نہ کرنا۔

http://www.rehmani.net

اپنے ہاتھوں اپنے گلے پر عورتوں کی چھری

قلم حیا کے سبب اشک ندامت بہاتا ہے، زبان کہتے ہوئے لڑکھڑاتی ہے، دنیا اس کو بے حیائی سے تعبیر کرے مگر یہ حیا کا سبق ہے، بے حیائی و بے غیرتی کو ناپید کرنے کیلئے یہ دردِ دل کا بیان ہے، مداوا کی غرض سے کہنا ہے اور کیا کہنا ہے؟ وہی ایک خطاب ہے جو نوجوان مردوں سے تھا ان عصمت کی دیویوں، ان نرم و نازک گلاب کی پتیوں سے، جن کو زمانہ کی بادِسموم کملانے کیلئے تیار ہے جن کا چمن ابھی بہار دکھانے بھی نہیں پایا، ہمیں ڈر ہے کہیں خزاں کا شکار نہ ہو جائے اس لئے کہ جھونکے آرہے ہیں، فیشن پرستی اور نام نہاد آزادی، حقیقۃً گناہوں کی زنجیروں میں گرفتاری اور پابندی نے ان کی تباہی اور بربادی کا بیڑا اٹھایا ہے، یورپین خواتین کے حالات سے عبرت لو۔

نئی تہذیب کی ہوا، بقیہ ممالک کے طبقۂ نسواں کو بھی اُسی طرف دھکیلے جارہی ہے۔ عفت و عصمت، شرم و غیرت آج یورپ کے زنانہ بازاروں میں ڈھونڈھنے سے بھی نہیں ملتی، مصر و شام کے علاقوں میں ناپید ہوتی جارہی ہے۔ بچی کچھی تھوڑی سی ہندو پاک کی گلیوں یہاں کے کوچوں اور محلوں، بلکہ بعض مکانوں چہار دیواروں میں کہیں کہیں نظر آجاتی، کیا وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ ہم اس گرانمایہ کو یہاں بھی نہ پائیں گے۔ نوخیز نوجوان غیر محرم لڑکیوں میں آتے جاتے ہی نہیں بلکہ ہنسی دل لگی بھی کرتے ہیں، حالانکہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن اُم مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے نابینا کو بھی گھر کی چہار دیواری میں اپنی ازواج کے سامنے نہ آنے دیا۔

نظریں اٹھنے لگیں حالانکہ ربِّ دو جہاں نے اپنے کلام میں **یغضضن ابصارھن** (عورتیں اپنی آنکھیں نیچی رکھیں) فرمایا۔ سر سے آنچل ہٹنے لگے، بدن کھلنے لگے، حالانکہ ربّ نے **و لیضربن بخمرھن علی جیوبھن** (وہ عورتیں اپنا گھونگھٹ اپنے گریبانوں میں ڈالیں) کہہ کر ان کی شرمیلی حیاؤں کو جتایا۔

پیاری بیٹیو! عزیز بہنو! تم کو بھی خدا نے وہی قیمتی جوہر عطا کیا، جو نوجوان مردوں کو دیا گیا۔ بیشک اس کا بیجا استعمال تمہاری جانوں کو بھی اسی طرح ہلاکت میں ڈال دے گا، جیسے مردوں کی جانیں ہلاک ہوتی ہیں، یقیناً تمہارے ذِمہ بھی قتل کا الزام اسی طرح آئیگا جیسے مردوں کے سر آتا ہے بیشک تم کو بھی اپنی جان سے اسی طرح ہاتھ دھونا پڑے گا جیسا کہ بعض مردوں کا حشر ہوتا ہے۔

سن لو! سن لو! وہ زبردست گناہ جس کی سزا سو دُرّہ، جس کی سزا قتل، جس کی سزا پتھروں سے ہلاک کیا جانا، اسلام نے، یہودیت نے، عیسائیت نے، اور دنیا کے ہر مذہب نے مقرر کی، تمہارے لئے بھی ویسا ہی بڑا گناہ ہے جیسا مردوں کیلئے۔

http://www.rehmani.net

ہاں ہاں! تم ذرا غور سے اس حدیث کو پڑھو، سیّد المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں...... العین زناھا النظر والرجل زناھا المشی والاذن زناھا الاستماع والید زناھا البطش واللسان زناھا الکلام والقلب ان یتمنی و یصدق ذالک او یکذب الفرج غیر محرم کی طرف دیکھنا آنکھ کا زنا، پیروں سے اس کی طرف چلنا پیر کا زنا، کانوں سے اس کا کلام سننا کان کا زنا، ہاتھوں سے اسے پکڑنا ہاتھ کا زنا، زبان سے اس کے ساتھ باتیں کرنا زبان کا زنا، دل میں اگر غیر محرم کے ناجائز ملاپ کی تمنا ہو تو دل کا زنا اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرے گی یا اسے جھٹلا دے گی۔

یعنی اگر شرمگاہ تک نوبت پہنچی تو یہ سب گناہ و بدکاری کے بڑے سخت گناہ کے ساتھ مل کر بڑے بن جائیں گے۔

کیا تم نے سنا ہے، حدیث میں آیا ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ خدا غیر محرموں کو دیکھنے والوں اور جن کی طرف دیکھا جائے ان پر لعنت اور پھٹکار بھیجتا ہے۔

خدائے قدوس اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمہارے بارے میں یوں فرماتا ہے...... وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن و فروجھن ولا یبدین زینتھن بخمرھن علی جیوبھن ولا او اٰبائھن اواٰباء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او بنی اخواتھن او نسائھن او ما ملکت ایمانھن او التابعین غیر اولی الاربہ من الرجال او الطفل الذین لم یظھر و اعلیٰ عورات النسآء ولا یضربن بار جلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن و توبوا الی اللہ جمیعاً (یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مومنہ عورتوں سے فرما دیجئے کہ ذرا اپنی آنکھیں نیچی ہی رکھیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں اور اپنی سنگار نہ دکھائیں مگر وہ چیز جو کھلی ہی رہتی ہے اپنا گھونگھٹ گریبان پر ڈالے رکھیں۔ اپنا بناؤ سنگار سوائے اپنے شوہر یا باپ یا خسر یا سگے بھائی یا سگے بھتیجوں یا بھانجوں یا عورتوں یا غلاموں یا ایسے مردوں جو اس سے کچھ غرض نہیں رکھتے یا اپنے بچوں کے سوا جن کو ابھی عورتوں کے اسرار کی خبر ہی نہیں، کسی کو نہ دکھائیں نیز اپنا چھپا ہوا سنگار دکھانے کیلئے پاؤں سے دھمک نہ دیں، سب کے سب مل کر اللہ سے توبہ کریں۔

یہ اتنا زبردست ہدایت نامہ تمہارے ہی حق میں نازل ہوا، تم کو اس قدر احتیاطیں کیوں بتائی گئیں؟ اس لئے کہ تم پر نسل انسانی کی بقاء و تحفظ کا دارومدار، تم میں اگر ذرا سی بھی کوئی خرابی آئی تو نسلیں کی نسلیں اور قومیں کی قومیں تباہ و برباد ہو جائیں گی، تمہاری عادتیں، تمہارے اخلاق، تمہاری اولاد میں فطرۃً اثر کرنے والے، تم جس طرح سدھاؤ گی وہ اس طرح سدھیں گے۔ جس حال میں تم کو دیکھیں گے، اسی کی نقل وہ بھی کریں گے، تم پڑھ لو، اچھی طرح سمجھ لو کہ عفت و عصمت جیسا قیمتی زیور اور جواہرات اخلاق میں اس سے بہتر جو ہر دنیا کے پردہ پر کوئی نہیں۔

http://www.rehmani.net
تمہیں تو ایسی تہمت اور فتنہ کی جگہ سے بھی بچنے کی ضرورت، حدیث میں آیا: انقوا مواضع التھم اس جگہ سے بچے ہی رہو جہاں تہمت لگنے کا اندیشہ ہو۔

تمہیں پہلے سے بتایا گیا ہے: لا ینحلون رجلا و المرأة الا کان ثالثھا الشیطان ہوشیار رہنا! مرد و عورت اگر تنہائی میں کسی جگہ ہوتے ہیں تو اُن میں تیسرا ایک شیطان ضرور ہوتا ہے۔

یہ یاد رکھو کہ شیطان وہی ہے جو برائی کی طرف لے جاتا ہے۔

الشیطان یعدکم الفقر و یا مرکم بالفحشآء شیطان محتاجی کی طرف بلاتا اور بے حیائی کے بیہودہ کاموں ہی کا حکم کرتا ہے۔

مرد تو مرد عورتوں کیساتھ بھی ایسی خلوت کہ وہ تمہارے چھپے ہوئے بدن کو دیکھیں، تمہارے لئے ممنوع، بلکہ حدیث میں صاف آیا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اور مردوں عورتوں کیلئے ایک حکم سنایا۔

لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل والمرأۃ الیٰ عورۃ المراءۃ ولا یقصی الرجل الیٰ الرجل فی ثوب واحد و لا یقصی المرأۃ الی المرأۃ فی ثوب و احد کوئی مرد کسی عورت کے ستر کی طرف اور کوئی عورت کسی مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑا اوڑھ کر نہ لیٹیں۔

قربان جایئے! اس طبیبِ اُمت، حکیم ملت، نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جنہوں نے عورت کو عورت کے ساتھ بھی ایک بستر پر ایک چادر میں راحت کرنے سے منع فرمایا۔ مردوں میں جس طرح اس حرکت سے قوم لوط کے ناپاک عمل کا اندیشہ، عورتوں میں بھی اسی فتنہ کا ڈر اور جو نقصان طبی و دینی مردوں کی اس ناپاک حرکت سے پیدا، وہی عورتوں کی شرارت و خباثت سے ہویدا۔ جس طرح مرد کے جسم کیلئے عورت کے جسم خاص کے سوا دوسری کوئی چیز مناسب ہو ہی نہیں سکتی، فطرت کے قاعدہ کے توڑنے کا نتیجہ اگر مردوں میں یہ ہوگا کہ جسم خاص کی رگیں پھٹے دب کر ہمیشہ کیلئے خراب و برباد ہو جائیں۔ عورت کا جسم اس سے بھی زیادہ نازک و لطیف و ذرا سی بیجا رگڑ اور ناموزوں حرکت سے عمر بھر کیلئے بالکل نکما ہو جائیگا۔ اپنے ہاتھ کی انگلیاں یا اور کوئی چیز یا محض اوپری رگڑ اور غیر معمولی حرکت جسم کی حالت ہر صورت میں تباہ کرنے والی اور عمر بھر کیلئے بیکار بنانے والی، پہلا صدمہ نرم و نازک جھلّی میں خراش پیدا کر کے ورم لائے گا۔ اس ورم کے سبب بار بار خواہش پیدا ہوگی، بار بار کی حرکت سے ماڈہ نکلتے نکلتے پتلا ہوگا اور دماغ کے پٹھوں پر اثر پہنچ کر خفقان و جنون کے آثار نمودار ہوں گے۔ دوسری طرف اپنا خون اس انداز سے بہانے کے سبب قلب کمزور ہو، بیہوشی کے دورے پڑیں، وہ جن اور بھوت پریت جو رات دن گھر گھر آفت ڈھاتے رہتے ہیں، یہ پتلا ماڈہ ہر وقت تھوڑا اِرستے رِستے مقام کو گندا بنا کر سڑائے گا، اس میں زہریلے کیڑے پیدا ہوں گے، زخم بھی ہو جائے تو کچھ تعجب نہیں،

http://www.rehmani.net
پیشاب کی جلن اسکی خاص علامت، ماؔدہ کا ہروقت بہنا، تمام پٹھوں اور عضلات کو ڈھیلا بنا کر معدہ، جگر، گردہ سب کا فعل خراب کرے گا اور سیلان الرحم کا مرض جو اس زمانہ میں بلائے عام اور وبائے خاص بنا ہوا ہے، گھر کرے گا، آنکھوں میں حلقہ، چہرہ پر بے رونقی، ہروقت کمر میں درد، بدن کا لجلجا پن، ذرا سے کام سے چکرانا، دل گھبرانا، بات بات میں چڑچڑا پن، تمام بدن کا ہروقت نڈھال رہنا، آخر خفیف حرارت کا بڑھتے بڑھتے پرانا بخار بننا اور تپ دق کے مرضِ لا علاج میں گرفتار ہو کر موت کا شکار ہونا اس ناپاک حرکت کے نتائج ہیں۔ بعض بے سمجھ مردوں کی طرف شاید اس خبیث عادت میں مبتلا، عورتوں نے بھی یہ خیال کر رکھا ہوگا کہ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ حاشا، حاشا، یوں کہو کہ غیر محرم سے ملنا ایسا گناہ جس کی سزا سو دُرّہ یا سنگساری کہ اس گناہ کے سبب اگر یہ سزا دُنیا میں مل گئی تو آخرت کے عذاب سے نجات ہوئی مگر اپنے آپ یا دوسری عورتوں کے ذریعہ شرمناک صورت اختیار کرنا ایسی سخت مصیبت میں ڈالتا ہے کہ اس کی سزا کیلیئے دنیا کا کوئی بدترین عذاب بھی کافی نہیں ہوسکتا، اس کے لئے جہنم کے وہ دہکتے ہوئے انگارہ اور دوزخ کے وہ ڈراؤنے زہریلے سانپ اور بچھو ہی سزا ہیں جن کی تکلیف جاری اور باقی ہے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: السحاق بین النساء زنا بینهن عورتوں کا آپس میں (خاص صورت) ملنا ان کا آپس میں زنا ہے۔

پھر تاکید فرمائی کہ لاتزوج المرأة المرأة ولا تزوج المرأة نفسها فان الزانية التی تزوج نفسها یعنی، نہ عورت عورت کے ساتھ مقاربت کرے نہ عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرے کیونکہ جو عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرتی ہے وہ بھی یقیناً زانیہ ہی ہے۔

غیب کی خبریں لانے والے، چھپی باتیں بتانے والے، آئندہ واقعات سنانے والے اس زمانہ کا نقشہ کھینچ کر بتا گئے۔ آج ہم احکام دین بتانے میں شرمائیں تو یہ شرم نہیں بے حیائی ہے۔ جو اس کو چھپانا چاہیں وہ بے حیا کل خدا کو کیا منہ دکھائیں گے۔ دیکھو! دیکھو! اس زمانہ کا پورا خاکہ دیکھو! ایک ایک بات کو برابر کرلو اور خدا کے غضب اور عذاب سے ڈرو۔

http://www.rehmani.net

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عشر خصال عملها قوم لوط بها اهلكو و تزيدها امتى خصلة ايتان رجل بعضم بعضنا ورميهم بالجلاهق والخذف ولعبهم بالحمام و ضرب الافوف و شرب الخمور و قص اللحية وطول الشارب والصفير والتصفيق ولباس الحرير وتزيدها امتى خصلة ايتان النساء بعضهن بعضا

یعنی، دس عادتیں ہیں جنہیں قوم لوط نے اختیار کیا اور اسی لئے وہ ہلاک کردی گئی۔ میری اُمت ان دس پر ایک اور زیادہ کرے گی (۱) مردوں کا مردوں کے ساتھ بدفعلی کرنا (۲) غلیل بازی کرنا (۳) گولیاں کھیلنا (٤) کبوتر بازی کرنا (٥) ڈھول باجے بجانا (٦) شرابیں پینا (۷) داڑھی منڈوانا یا کتروانا (۸) مونچھیں بڑھانا (۹) سیٹی اور تالی بجانا (۱۰) مردوں کا ریشم پہننا اور میری اُمت ایک عادت اور زیادہ کرے گی کہ عورتیں عورتوں سے خاص طریق پر ملیں گی۔

آج اور لوگوں کو خبر ہو یا نہ ہو مگر ہم جانتے ہیں۔ واقعات ہمارے سامنے ہیں کہ لڑکیوں کے بعض مدرسوں میں کیا ہو رہا ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ گھر کی چہار دیواروں میں بند ہو کر، کوٹھریوں میں چھپ چھپ کر کس طرح نسل انسانی کا خون بہایا جا رہا ہے۔ یا اللہ! ہماری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں، ہمارے کان کیا سن رہے ہیں، جنون جوانی مرد، عورت دونوں کو دیوانہ بنایا ہے، 'حیا' شرم کے مارے اپنا منہ چھپائے کسی گوشہ کوہ یا کنار دریا پر جا بیٹھی شرم و غیرت حیا کے سبب پردے سے باہر نہیں آتی۔

http://www.rehmani.net

دعا

اِلٰہی! رحم فرما ہمارے بچوں اور بچیوں کو عقل دے شعور دے کہ وہ اپنے بھلے برے کو سمجھیں۔
خداوند! انہیں ایمان دے، اپنا خوف دے کہ وہ دین مذہب کو جانیں، اس کے احکام کو پہچانیں،
تیری مرضی کے مطابق چلیں اور تیری رِضا مندی کی طلب میں مریں۔

و ما توفیقی الا من عند اللّٰہ العلی الا علی و صلی اللّٰہ تبارك و تعالیٰ علی حبیبه و نبیه
سیّدنا و مولانا محمّد ان المصطفیٰ و علی له و صحبه اهل التقی والنقی
وابنه و حزبه فی مامضی و فی ما بقی

تمت بالخیر